وتبعوما تتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان

جادوئے فرعونیہ

مصنفہٗ

استاد جادوگراں ممتاز احمد میر جاگن کی گنگا نشور نگر لکھنؤ

جادوئے قدیم خاص مصر کا جادو جو درجہ بدرجہ
منتقل ہوتا ہوا اس درجہ تک آیا اور بیش نظر ناظرین
باتمکین ہوا

شائع کردہ

خورشید بکڈپو لکھنؤ

بحر العملیات

اردو کامل تین حصے فوٹو کاپی مجلد

(ایک غیر مطبوعہ قلمی کتاب کا عکس)

مصنّف کی ہدایت ۔ یہ کتاب نہ کسی کو دکھلانا چاہیئے

اور نہ چھپوانا چاہیئے ... نہ کسی کو دینا چاہیئے

کیونکہ اسمیں خاص چیزیں ہیں اور صرف ہماری پسری

اولاد کے لئے ہیں

حصّہ اوّل میں عملیات کے ابتدائی قاعدے ہیں

حصّہ دوم میں ہر ضرورت اور ہر کام کے عمل ہیں

حصّہ سوم میں جن پری بھوت پریت کے قابو

کرنیکے عمل ہیں اور علم جفر کا قاعدہ بدوح یلن کا حل ہے

ہدیہ ۔

صفحہ ۳۱۰ ! ڈاک خرچ بذمہ خریدار مکمل تفصیلی فہرست خط لکھ کر منگوالیں

کتب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون نمبر ۷۳۵۱۱۲۰

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ٥ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ

محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد عاصی فقیر مشتاق صفی شاہ محمدی عرف ممتاز میاں خلیفہ حضرت

مخدوم عبد اللہ شاہ محمدی چشتی القادری السہروردی قدس اللہ سرہٗ ۔ می گفت ۔ ابتدا

جادو کی شیطان سے ہے جس کا ثبوت قرآن مجید سے ظاہر ہے پس خداوند عالم

ارشاد فرماتا ہے ۔ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان اور متابعت

کی ایک گروہ نے اُس علم کی جو شیطان پڑھا کرتے تھے حکومت حضرت سلیمان

پیغمبر کے وقت میں ۔ یعنے شیطان نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت

میں جادو سحر سکھایا جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا تو ان سب
تحریروں کو طلب کر کے اس کو ایک بکس میں اپنے تخت کے نیچے دفن کر دیا
بعد وفات حضرت سلیمان علیہ السلام کے وہ صندوق اسی گروہ میں سے
جو لوگ زندہ رہے تھے انھیں نے نکالا اور اس علم کو منسوب حضرت
سلیمان علیہ السلام کی طرف کیا اور مشہور یہ کیا کہ یہ علم ہم کو حضرت سلیمان
علیہ السلام سے ملا ہے اور اسی علم کی بدولت حضرت سلیمان علیہ السلام
کو یہ وجاہت حاصل ہوئی۔ حالانکہ یہ بالکل غلط مشہور کیا مگر شیطان
کے مکر سے سب کے یہی بات ذہن نشین ہوگئی اس کے جواب میں
خداوندِ عالم پھر ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ
كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔ اور نہیں کفر کیا حضرت سلیمان علیہ
السلام نے یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جادو سحر نہیں سکھایا بلکہ
شیطان نے کفر کیا یعنے جادو سکھایا۔ دوسری جگہ یہ ارشاد ہوتا ہے
وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور ایک گروہ نے
متابعت کی جو اترا فرشتوں پر بابل میں چنانچہ ہارون وزیر فرعون
اسی گروہ کا سردار تھا اور اس نے چاہ بابل پر جا کے ہاروت ماروت
سے جادو سیکھا۔

قصہ ہاروت و ماروت مختصر یہ ہے کہ یہ دو فرشتے تھے اور عبادت
کی کرتے تھے اور نازاں تھے عبادت پر اور اعتراض کرتے تھے انسانوں پر
خداوند عالم نے فرمایا کہ ان کے نفس ہے اور نفس جگہ رہنے شیطان کی ہے

اس وجہ سے انسان سے قصور ہوتا ہے۔ ہاروت ماروت اس بات پر
طیار ہوے کہ ہمارے نفس لگا دیا جائے ہم گنہ نہیں کریں گے تین باتوں
کو روک کر یعنے گنہ قرار دیکر ان کے نفس لگا دیا گیا اب انصاں شیطان
ہوگیا اور ان کو ایک ملک کا بادشاہ بنا دیا گیا اور یہ حکم ہوا دن بھر دنیا
میں رہو اور شام کو بذریعہ اس اسم اعظم اپنی جگہ پر آجاؤ دن کو یہ تخت
حکومت پر بیٹھکر فیصلہ کیا کرتے تھے اور بہ برکت اسمار باری تعالے آسمان
زدن میں آتے جاتے تھے تین باتوں سے جو روکا گیا تھا وہ یہ تھیں اول
شراب نہ پینا کہ یہ گناہوں کی جڑ ہے دوم کسی کو قتل نہ کرنا یہ خدا کی عمارت
ہے اسے نہ ڈھانا سوم کسی عورت سے رغبت نہ کرنا کہ وہ زہر قاتل ہے
غرض عدالت میں زہرہ حاظر ہوی اور عرض کی کہ میرے تئیں اس مرد
نے سخت پریشان کیا ہے اس کو قتل کا حکم دیجئے فوراً شیطان صاحب
نے اپنا جال بچھایا اور پھندا گلے میں ہاروت ماروت کے پہنا دیا قصہ طویل
ہے مختصر یہ ہے کہ ہاروت ماروت نے حکم قتل نہیں دیا۔ مگر طبیعت بے چین
نفس بیقرار ہمہ وقت یادگاری زہرہ میں ہر کام خراب ہو رہا ہے ادر
زہرہ نے جب یہ دیکھا کہ فیصلہ اس کے موافق انہیں ہوتا تو وہ بیچاری
اپنے گھر بیٹھ رہی ہاروت ماروت کو شیطان صاحب نے نفس میں بیٹھکر عشق
کی اسٹیم کو بڑھانا شروع کر دیا نوبت اینجا رسید کہ درخواست زہرہ نکلوانا پڑی
اسے دیکھکر اسی پتہ سے زہرہ کے مکان پر پہونچے زہرہ نے نہایت ادب
سے سلام کیا اور سپر تیر عشق اور کاری ہو گیا نہایت تواضع سے بٹھایا بہت خاطر

کی ایک ہاتھ میں صراحی ایک ہاتھ میں جام شراب لیکر مستانہ چال سے ماروت
ہاروت کے سامنے ٹھمک ٹھمک کر دست نازک سے شراب انگور لب ہائے
ہاروت و ماروت سے لگا دی یہ دیوانہ الفت بادہ نخوت سمجھکر پی گئے
جب نشہ کا سرور بندھا تب اور بے قراری کا زور ہوا آخرکار زہرہ کو پکڑ کر
اپنے حال سے مطلع کیا اس وقت اسنے پوچھا کہ اول تو آپ یہ بتلائیے کہ آپ
کون ہیں انھیں نے ثابت کیا کہ ہم فرشتے ہیں تب کہا کہ آپ کیسے آسمان
سے زمین پر آتے جاتے ہیں انھیں نے بتلایا کہ اسمار الٰہی کی برکت سے جاتا
آتا ہوں پس زہرہ نے کہا کہ وہ اسم ہمیں بتائیے ہاروت ماروت نے
بےخودی کی حالت میں تھے بتلا دیا زہرہ نے یاد کرلیا اور اٹھنے لگی اور کہنے لگی
کہ اگر آپ اس مرد کو قتل کردیجئے تو ہم آپ سے ملیں اسکو بھی انھیں نے
قبول کرلیا اور اسکو قتل کردیا اب اسم اعظم زہرہ کو یاد ہوچکا تھا یہ پڑھکر بلند
ہوئی ہاروت ماروت نے چاہا کہ اسے بڑھکر روکیں۔ مگر اسم اعظم جس سے آتے جاتے
تھے وہ زہرہ کو بتانے کے بعد بالکل بھول گئے۔ وہ کسی طرح یاد نہ آیا اور
زہرہ اسقدر بلند ہوئی کہ دوسرے آسمان سے تجاوز کرچکی تب خداوند عالم
نے موکل ستارہ زہرہ کو حکم دیا کہ زہرہ زمین سے آرہی ہے تیسرے آسمان
پر قدم رکھتے ہی اسکو ستارہ زہرہ اپنے میں سلب کرے پس ایسا ہی
ہوا۔ ادھر ہاروت و ماروت کا جب نشہ شراب ختم ہوا تو اس نے
نہایت تضرع زوری شروع کردی اور بہت کوشش کی کہ خطا معاف
ہو جاوے لیکن جھڑک دیے گئے اور خطا معاف نہ ہوئی آخر الامر حضرت

ہود علیہ السلام پیغمبر اسی زمانہ میں تھے ان سے رجوع کیا کہ آپ ہماری سفارش
درگاہ باری تعالیٰ میں کرکے ہماری خطا معاف کرا دیجئے۔ حضرت ہود علیہ السلام
نے دعا کی بحکم خدا جبرئیل آئے اور سوال کیا کہ ہاروت ماروت سے دریافت
کیجئے کہ مغفرت دنیا چاہتے ہیں یا آخرت تب ہاروت ماروت سے کہا گیا
پس ہاروت ماروت نے خیال کیا کہ دنیائے فانی ہے فنا ہو جائے گی اس کے
ساتھ عذاب بھی ختم ہو جائے گا۔ پس ہاروت ماروت نے عذاب میں تاقیامت
رہنا قبول کیا اور وہ چاہ بابل میں الٹے لٹکا دئے گئے اور تمام دنیا کا دھواں
اس میں داخل ہونے کا حکم ہوا۔ جب ہاروت ماروت چاہ بابل میں مقید ہوئے
اس وقت انسانوں میں جو گروہ اتباع شیاطین میں تھا وہ چاہ بابل پر جادو سحر
دیکھنے آیا۔ ہاروت ماروت نے جواب دیا کہ اگر علم جادو اور سحر سیکھنا ہے تو
سیکھ سکتے ہو مگر ایمان نہیں رہے گا غرض کتنے ہی سیکھنے آئے ہر اک سے
یہی کہا۔ کہ ایمان نہیں رہیگا جسنے قبول کیا اسکو سکھایا۔ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى
يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ۔ یعنے ہاروت و ماروت دونو کہدیتے تھے
کہ ایمان نہیں رہے گا پس دونوں نہیں سکھاتے تھے کسی کو جبتک یہ نہ کہدیتے تھے کہ ہم آزمانے کیلئے ہیں پس تم کفر نہ
کرو فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ پس وہ گروہ سیکھتے ان دونوں سے
وہ شے جس سے جدائی ہو مرد و عورت میں وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
وہ گروہ اس جادو و سحر وغیرہ سے کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے بغیر حکم خدا کے
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ۔ اور سیکھتے ہیں وہ شئی جو ضرر پہنچائے
اور نفع نہ دے۔ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ اور جان

چکے کہ جو کوئی خریدار ہو یعنے سحر کا اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے
وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۔ اور بہت بری چیز ہے
جسپر بیچا انھیں نے اپنی جانوں کو اگر وہ سمجھتے وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۰ اگر وہ لوگ یقین لاتے ایمان پر اور پرہیز
گاری کرتے تو بدلا تھا انکے لئے اللہ کے یہاں سے بہتر اگر انکو سمجھ ہوتی۔

چنانچہ فرعون اور اس کا وزیر ہامان نے خوب جادو سیکھا اور اس کے علاوہ
اسکے گروہ کے بہت سے لوگ جادو سیکھنے آئے اور کامیاب بھی ہوئے
مگر سب جادوگر برابر طاقت کے نہیں ہوئے ہر اک کی طاقت جداگانہ رہی
پس فرعون بہ سبب زیادہ طاقت جادو کے خدائی کرنے لگا اور جس دریا پر
اسکو ناز تھا کہ یہ میری خدائی میں ہے میرا محکوم ہے اسی نے اسے ڈبو دیا
اور موسیٰ کی فتح ہوئی۔ لہذا علم جادو رہ گیا اسلئے کہ سب جادوگر مارے
نہیں گئے کچھ چھپ رہے کچھ بھاگ گئے انھیں سب کی ذریت میں جادو
ہے اور اب تک چلا آتا ہے۔ محنت شرط ہے جو محنت کرے گا وہ اس کا
مزا چکھے گا۔

سورہ رحمن میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔ خلق الانسان من
صلصال کالفخار۔ یعنے بنایا انسان کو کھنکھناتی ہوئی مٹی سے جیسے
ٹھیکرا اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم نے پیدا کیا انسان کے باپ یعنے
آدم علیہ السلام کو بنایا گیلی مٹی سے مگر جب وہ خشک ہو کر مانند ٹھیکرے کے
کھنکھناہٹ دینے لگی جب روح حضرت آدم علیہ السلام کے بعد خاکی

میں ڈالی گئی۔ اور اس کے آگے ارشاد ہوتا ہے۔
وخلق الجان من مارج من نار ۰ یعنے بنایا جان کو آگ کے شعلے
سے یعنے پیدا کیا جان کو جو جنوں کا باپ تھا آگ کے شعلے سے جس میں دھواں
نہیں ہوتا اور مارج کے معنے ہیں کہ جو آگ ہوا سے ملی ہو اور آدم مٹی اور پانی
سے جس طرح رحم میں قطرۂ منی پڑنے سے انسان پیدا ہوتا ہے اسی طرح جنوں میں
رحم میں ہوا داخل ہونے سے جن پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن انسان کی پیدائش
سے سات ہزار برس پہلے پیدا ہوئے۔

گذارش

یہ کتاب مسمی پنڈت ننھے رام مستری کا تجربہ ہے جو سنہ ۱۸۹۱ء سے
عاصی ممتاز احمد نے چشم دید تجربہ دیکھکر جمع کیا۔ جادو کا ہونا قرآن مجید
سے بھی ظاہر ہوتا ہے حضرت سلیمان پیغمبر نے جادوگروں کو گرفتار کیا اور
ان کے کل منتر لیکر ایک بکس آہنی میں رکھکر زیر تخت شاہی دفن کیا بعد
زمانہ حضرت سلیمان کے شیطان نے لوگوں کو اغوا کیا اور وہ تخت کے
نیچے سے کھود کر نکالا اور شیطان نے یہ مشہور کیا کہ اسی علم کی وجہ سے حضرت
سلیمان علیہ السلام کو عروج ہوا۔ اس کے بعد جادو جاری ہو گیا جو ہدیہ
ناظرین ہے اسکے بعد ایک فقیر سیاح سنہ ۱۹۰۱ء سے انھیں بھی جادو معلوم
تھا۔ لہذا اس کتاب میں دونوں صاحبوں کے تجربہ لکھ دیئے۔ محنت
کرنے سے فائدہ جادو کا حاصل ہوگا۔ تجربہ کیجیے۔

حمد و نعت

ہزاراں شکر خالق انس و جان — خلق الانسان علمہ البیان
ہزاراں صلوٰۃ و ہزاراں سلام — ہوں پیارے محمد پہ نازل مدام

حسب حال مصنف

سناتا ہوں اپنی ہی ایک داستاں — سنیں گوش دل سے عزیز جہاں

مصنف کے دادا حضرت جہانگیر بخش ملازم سرکار واجد علی شاہ بادشاہ
اودھ تھے اور والد بزرگوار کو نہایت ناز و نعم سے پالا تھا اور آپ یہ عہدہ
سرجری فوج کے اشخاص کا علاج کرتے تھے۔ علاوہ اس کے اور دیگر اصحاب
بھی فیضیاب ہوتے رہے۔ والد صاحب قبلہ جب سن شعور کو پہونچے تو
جناب حکیم خلیل الدین شاہ صاحب الہ آبادی لکھنو زینیں والی گلی میں مطب
فرماتے انکے سپرد کیا والد صاحب اور حکیم صاحب سے اسقدر انسیت بڑھ گئی کہ
والد صاحب حکیم صاحب کے مرید ہو گئے۔ اس وجہ سے کہ حکیم صاحب حضرت
شاہ خادم صفی صاحب صفی پور شریف کے خلیفہ تھے اب والد صاحب طب
میں شاگرد اور فقر میں خلیفہ ہوئے۔ اب خدا کی یہ بے نیازی ہوئی کہ مصنف کی
عمر چار سال کچھ ماہ کی تھی کہ والد صاحب نے اس مقام فانی سے طرف ملک جاودانی
کے رحلت فرمائی مگر جاتے وقت تخم بو گئے یہ فرمایا کہ میرے ہاتھوں پر ہے ممتاز

کے سینہ میں ہے یہ ایک ایسا معمہ تھا کہ کتنوں سے پوچھا حل نہوا۔ مگر حضرت مخدوم
ومکرم حضرت عبداللہ شاہ صاحب نے حل کیا اور آب پاشی بھی اپنے فیض باطنی
سے فرمائی جس کا شکریہ ادا نہیں ہوسکتا۔

والد صاحب قبلہ کا اسم گرامی حضرت حکیم حسین علی شاہ مشہور ہوا لیکن عبداللہ
صاحب کے جو مصائب پیش آئے قابل بیان نہیں ہیں مگر شکر ہے پروردگار عالم
کا کہ ہر بری باتوں بری صحبتوں سے محفوظ رکھا مصنف سنہ ۱۸۹۱ء میں قرآن شریف
پڑھتا تھا۔ اور نوبتہ مڈل اسکول میں پڑھنا شروع کیا۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں مستری جی
کے یہاں جانا شروع ہوا۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں پتنگ شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی
سنہ ۱۹۰۴ء میں متفرق اوراق کو کتابی صورت میں تحریر کیا۔ آمدم برسر مطلب
مصنف کی عمر دس گیارہ سال کی ہوئی اس وقت میں ایک رفیق نے فرمایا کہ
یہاں سے قریب حیدر گنج کے پل کے پاس ایک عجیب تماشہ ہوتا ہے چلو دیکھیں
پس ہم انکی ہمراہی میں گئے تو دیکھا کہ ایک مکان میں ایک الان میں ایک چراغ جل رہا ہے
نیچے اسکے آگیاری سلگ رہی ہے خوشبو لوبان وگوگل کی گونج رہی ہے اور چند عورتیں کچھ
جوان کچھ ادھیڑ ایک بوڑھی ہے اور کچھ مرد بھی ہیں اس میں سے دو تین عورتیں سر
گھما گھما کر خوب کھیل رہی ہیں اتنے میں کچھ اور عورتیں آئیں جو مٹھائی پھول عطر وغیرہ
لائیں تھیں وہ مستری جی کو دئے اور جو عورتیں کھیل رہی تھیں ان سے اپنا اپنا
مطلب بیان کیا مستری جی نے وہ سامان پوجا کا انھیں عورتوں کے سامنے رکھدیا
اسی طرح لوگ آتے رہے اور جاتے گئے غرض اسی طرح بارہ بجے رات تک جشن رہا
جلسہ برخاست ہوا ہم اپنے گھر آئے اب تو یہ مرض ہو گیا کہ اکثر جانے لگے غرض تپاک

زیادہ ہو گیا تو ہمنے یہ خواہش کی کہ ہمکو کچھ بتلائے۔ مستری جی لوہاری کے کام میں نہایت
ہوشیار و تجربہ کار آدمی تھے نام ان کا نھے رام تھا لوگ مستری جی کہتے تھے اور
ایک شاگرد انکا نہایت شاندار تھا اسنے کنکالی کی جاپ کی تھی اور اسکے ہاتھ پر وہ
نہایت خوبی کے ساتھ طیار تھی۔ اسسے ہر قسم کا کام نکلتا تھا۔ اس کا نام گنگا رام
تھا۔ وہ ایک تنبولن کو ستا رہتا تھا۔ اکثر میلوں میں اس کا تخت اسی کنکالی کے
بل پر الٹ دیتا تھا جس سے کچھ سامان لوٹ جاتا تھا اور کچھ سامان خراب ہو جاتا تھا
اور کچھ ضایع ہو جاتا تھا آخر تنگ آکر اسنے کچھ لوگوں کے ساتھ آکر نھے رام مستری
سے عرض کیا کہ آپ کے شاگرد ہمکو اس طرح سے پریشان کرتے ہیں اور کام نہیں
کرنے دیتے کھانا پکانے میں آگ نہیں جلتی آگ جلتی ہے تو کھانا نہیں پکتا دال
تو دال چاول نہیں گلتے روٹی کچی رہتی ہے کھانے کو پریشان رہتے ہیں ستو چنے لیکر
کھالیتے ہیں آٹا پھک جاتا ہے سخت حیرانی ہے دوکان مع تخت الٹ دیتے ہیں
دیکھئے یہ چوٹ بھی لگی ہے ساتھ والوں نے کہا یہ جو کہہ رہی ہے اسسے بھی زیادہ
باتیں ہیں کہنے کے قابل نہیں ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اپنے شاگرد کو سمجھا دیجئے کہ یہ
مسماۃ مصیبت سے نجات پا جائے مستری جی نے نہایت شائستگی سے سمجھا کر واپس
کیا جب گنگا رام آئے تو اسنے کہا کہ کچھ لوگ آئے تھے جو تمہاری شکائتیں کرتے تھے
ایسی حرکتیں نہیں کرنا چاہئیں دیکھو ہم بھی کسی کو ستاتے ہیں بلکہ ہر اک کے کام آتے ہیں
دنیا میں رہ کر نیکی کرنا اچھا ہے۔ مگر گنگا رام کے دماغ میں نخوت بھر چکی تھی اسنے اس
سمجھانے کا اثر الٹا لیا اور استاد سے لڑ پڑا۔ کہ اچھا آپ نہیں مانتے ہیں تو ہوشیار
رہئے آج رات کو ہم ہیں اور آپ ہیں دیکھیں آپ اس کی حمایت میں ہمارا کیا بنا لیتے ہیں

اور ہم تو آج آپکو ختم ہی کر دیں گے دیکھیں کون روک سکتا ہے یہ کہکر گنگا رام چلے گئے
اور اسی فکر میں لگے کہ آج رات کو استاد کو ختم کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہمارے کاموں
میں دخل دیتے ہیں اور اپنی رائے پر چلانا چاہتے ہیں ادھر مستری جی نے اپنے اور شاگردوں
سے کہا کہ کوئی تم میں سے ایسا ہے کہ اسے روکے یا لڑ سکے کسی نے جواب نہ دیا اتنے عرصہ
میں ہم بھی پہونچ گئے وہاں یہی ذکر ہو رہا تھا۔ لہذا ہمسے بھی یہی سوال ہوا ہمنے کہا
استاد وہ اتنے پرانے دنوں کا شاگرد ہے کچھ ایسی ہمت رکھتا ہے جو آپسے لڑنے پر طیار
ہوا۔ اور جو لوگ یہ بیٹھے ہیں پھر بھی ہمسے پہلے کے ہیں ہمکو آتا ہی کیا ہے جو ہم آپکی مدد کریں
انھیں نے فرمایا کہ مقابلہ پر صرف صف آرائی ایسی چیز ہے کہ دشمن پر رعب غالب آجاتا
ہے درحالیکہ تم سب ملکر اسپر حملہ کرو۔ اور پھر تو ہم اسے سمجھ ہی لیں گے غرض کوئی رضامند
نہوا کیونکہ گنگا رام کا رعب غالب تھا۔ اور کوئی اسکے مقابلہ کرنیکو طیار نہوا۔ اسوقت
استاد نے فرمایا کہ آپ مسلمان ہیں اور یہ سب ہندو ہیں مسلمان اپنے قول کے سچے
ہوتے ہیں اور جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں اور اسپر قائم رہتے ہیں لہذا ہمنے آج تک
کوئی کام کو نہیں کہا ہے آج آپ صرف ہمارے بستر پر سو رہیئے یا قرآن پڑھتے رہیئے
کیونکہ اگر پڑھتے رہیئےگا تو پھر اثر نہیں کرے گا نھو تھے بہانے کی ضرورت ہے بس ہم
اپنا کام کریں گے دیکھو ہمنے چار پانچ بھوگ شراب وغیرہ سب بنا رکھی ہے چرس
کی چلم بھی لگی ہے ادھر کو پہرے پر رکھا ہے سب انتظام درست ہے صرف ایک آدمی ہمارے
بستر پر ہونا چاہیئے ہمنے کہا اچھا استاد ہم اپنی ماں سے کہہ آئیں کہ ہمارے ایک دوست کے
یہاں جلسہ ہے ہم وہاں رہیں گے آپ پریشان نہ ہوجیئےگا کیونکہ اگر ہم نہ جائیں گے تو
وہ رات بھر نہیں سوئیں گی پس وہاں سے مکان پر آکر کھانا کھایا اور والدہ سے عرض کیا کہ

ایک جگہ ناچ ہے ہم جاتے ہیں صبح تک انشاء اللہ آجاویں گے۔ یہ کہکر مکان سے
مستری جی کے یہاں آئے اور استاد کے پلنگ پر لیٹے رہے اور جو سورتیں نماز
کے لئے یاد کیں تھیں وہی پڑھتے رہے اور دیکھتے رہے کہ کیا ہوتا ہے ایکمرتبہ
استاد نے کہا کہ وہ آئی اُدھر مردہ کی کھوپڑی لئے ہوئے جس میں گو بھرا ہوا تھا
وہ کنکائی پر پھینکتا ہوا پیچھے ہٹا اور پیچھے آگئی رو کئے ہمنے اسکو گو میں نہلا دیا ہے
مگر رکتی نہیں ہے۔ استاد اگیاری بنائے بیٹھے تھے اور چاروں طرف بھوگ کا سامان
رکھا تھا جلدی سے ایک کلیجی کا دل کاٹ کر خون اگیاری پر ٹپکایا کہا لے یہ بھینٹ
لے کنکائی نے سر ہلایا کہ نہیں لوں گی پس جس چھری سے کلیجی کا دل کاٹا تھا اسی
سے ذرا سی اپنی زبان کاٹ کر خون کی بوندیں اگیاری پر گرائیں جو کنکائی نے چاٹ
لیں آواز دی اب کیا چاہتا ہے کہا یہ بھوگ حاضر ہے اسے قبول کیجیئے پس خوب
بھوگ کھلا کر شراب پلائی کنکائی کو نشہ کا سرور ہوا۔ پوچھا اب کیا کروں۔ استاد
نے جواب دیا کہ جسنے تجھے بھیجا ہے۔ اسکے دل و جگر کے کباب بنا کے کھا جا
اور پھر لوٹ کے آتو اور بھوگ اور شراب اور کلیجی کے کباب طیار ہیں کھا نا پس
کنکائی آنا فانا واپس گئی اور جاتے ہی گنگا رام کے دل و جگر کو کھا گئی پس
گنگا رام کو خون کی قے ہوئی اور ہلاک ہو گیا۔ کنکائی لوٹ کے پھر آئی تو استاد نے
اور بھوگ اور شراب کباب دیکر راضی کیا اور کہا اب آپ ہمارے ساتھ رہیئے ہم
آپ کی خاطر داری کرتے رہیں گے اور کام کو کبھی کبھی کہیں گے اس صورت سے
سمجھا بجھا کر کنکائی کو قبضہ میں کیا اس طلسمات میں دو تین گھنٹے لگے اسکے بعد استاد
کبیر داس و تلسی داس وغیرہ کے بھجن گاتے رہے غرض صبح ہو گئی ہم اگر اپنے

مکان میں سو رہے اس دن سے استاد ہم سے زیادہ الفت رکھنے لگے اور جو کچھ
ذخیرہ ان کے پاس ہندی میں لکھا تھا وہ ہم اردو میں لکھ لائے۔ اب عمر کا آخر
حصہ ہے اور یہ علم بھی کمیاب ہو گیا ہے لہذا بطور یادگار ہدیہ ناظرین ہے جو
صاحب چاہیں کریں مگر کسی کو دکھ نہ دیں۔ اب حال اسی کے ضمن میں پتنگ شاہ
صاحب سیاح کا لکھتا ہوں جن سے اصلیت اس علم کی معلوم ہو جائے اسکے
بعد مردہ اٹھانے کی ترکیب و دیگر منتر وغیرہ تحریر کروں گا جیسے دہنتر۔ اور لونا
چماری اور اسماعیل جوگی اور کمچھا دیبی و مجلس و مصور وغیرہ نامی جادوگروں
نے جو فرعون کے زمانے میں گزرے ہیں وہ دہنتر نے جمع کیا تھا وہ خزانہ علم
جادو کا استاد کو ملا اب مصنف نے یہ سب چھوڑ کر فقیر ہو گیا۔ لہذا جیسے اس
ضرورت ہو سمجھ لے مصنف جب سے حضرت مخدوم عبداللہ شاہ صاحب
مرید ہو گیا جب سے سب ترک کر کے اللہ اللہ کرنا شروع کیا۔ اب پیر
نے خلیفہ کر کے چار سلسلوں میں مرید کرنے کا اختیار عطا کیا۔ لہذا۔ اب
دنیا نہیں رہی جو لوگ اس کے خواہش مند ہوں انکے لئے ہے اور آگے جا
کی ابتدا ابھی تحریر کرونگا جو پتنگ شاہ صاحب سے ملی ہے۔ پتنگ شاہ بہت
بڑے سیاح گذرے ہیں جو عالم جوانی میں ہمیں ملے عرصہ تک ان کی خدمت
میں جاتا رہا اور صرف حکایات انکی سیاحی کی سنتا رہا انسے معلوم ہوا کہ جادو
کہتے ہیں اور سحر یہ ہے اور علم شعبدہ جسے تنتر کہتے ہیں وہ یہ ہے سحر سامری
ہے شعبدہ جمشید سے ہے اس کی تمام و کمال ماہیت بیان فرمائی آج
مخفی عام خلق اللہ کی فائدے کی غرض سے تحریر کئے دیتا ہوں اور علم کیم

ریمیا اس کا بھی تذکرہ آیا تھا جس کا واقعہ علیحدہ علیحدہ تحریر کروں گا اگر حیات نے وفا
کی یہاں صرف جادو کب سے ہے اور کسنے ایجاد کیا اور راز اس میں کیا ہے وہ
لکھتا ہوں اور کسی سے مناظرہ نہیں ہے مانو یا نہ مانو آپ کی طبیعت پر موقوف
ہے واللہ اعلم

ابتداء خلق

حضور سرور عالم نے ارشاد فرمایا ہے اول خلق اللہ من نوری پس ثابت
ہو گیا کہ اس سے پہلے سوا خداوند عالم جل جلالہ و عم نوالہ کچھ نہ تھا جب قرآن میں
آیا ہے کنت کنزاً مخفیاً یعنے خداوند عالم مخفی تھا یعنے چھپا ہوا تھا معنے یہ ہیں
کہ ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس جب اسنے ارادہ کیا کہ عالم ظہور میں آؤں چاروں
طرف اسکے بے شمار حمد پیدا ہوئی پس ایک حمد پر تاج میم کا رکھ دیا وہی نور
محمد ہو گیا۔ پس اسی نور محمدی سے تمامی موجودات عالم کو ہویدا کیا لیکن انسان
سے پہلے خلقت آجنہ دنیا میں پیدا کی اور آسمانوں پر فرشتوں کو رکھا۔ اور
واسطے تعلیم کے عزازیل کو جنوں پر مقرر کیا۔ پس عزازیل نے تمام خلقت
آجنہ کو احکام خداوندی سنائے اور بتلایا کہ خدا کو مانو اور اسکی عبادت کرو
اور خود عبادت کر کے دکھلا بھی دیا۔ عزازیل کا طرز عبادت فرشتوں کو
پسند آیا اور انھوں نے خواہش کی خداوندا کیا اچھا ہوتا جو عزازیل تیری حمد و
ثنا ہم سبکو سناتا خداوند عالم نے خواہش آسمان اول کے فرشتوں کی پوری
کی اور عزازیل کو طاقت آسمان پر آنے جانے کی عطا فرمائی اور آجنہ نے تعلیم

قبول نہیں کی گمراہی میں رہے پس انھیں فرشتے بھیج کر غارت کرا دیا کچھ آجنہ
خوف سے فرشتوں کی پہاڑوں میں اور ظلمات میں جا کر چھپ رہے خداوندعالم
نے فرمایا جو چھپ رہے ہیں انھیں چھوڑ دو۔ اور عزازیل کو دوسرے آسمان
کے فرشتوں نے خواہش کر کے بلایا اسی طرح ہر آسمان کے فرشتوں نے یکے
بادیگرے خواہش کر کے بلایا پھر جنت کے فرشتوں نے بلایا یہاں تک کہ
یہ معلم الملکوت قرار پایا اور تمام فرشتوں کو ہر طبقہ کے حمد و ثنا خداوندعالم
سنا سنا کر مسرور کرتا رہا اور تمام کائنات خداوندی کی سیر کی جب طوق لعنت
پر پہونچا عرض کی خداوندعالم یہ کیا چیز ہے حکم ہوا کہ یہ وہ چیز ہے کہ جو بندہ
نافرمانی کرے گا اسکو یہ طوق لعنت پہنایا جائے گا۔ لاحول ولا قوۃ الا
باللہ۔ یہ کوڑا اسکے مارنے کا ہے اس کے خوف سے وہ بھاگتا پھرے گا
تب عزازیل نے عرض کیا تعجب ہے کہ کیا تیرا بندہ ہونے کے بعد نافرمانی
بھی کرے گا۔ حکم ہوا کہ ہاں نافرمانی اس وقت سے جو سب سے پہلے کریگا۔
اسی کو یہ طوق لعنت شیطان کے لقب سے مرحمت ہوگا عزازیل حیرت
میں آگیا غور کرتا رہا مگر یہ راز اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اب وہ روز آیا کہ
پروردگار عالم نے فرمایا قال انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ۔ اب اسنے خیال کیا کہ
خلیفہ کے معنے مثل کے ہوتے ہیں اسوقت تک تو یہ خیال کرتا رہا کہ میں معلم الملکوت
ون مجھسے بہتر تو اسوقت تک کوئی نہیں تھا اب یہ کون ایسا ذی وقار پیدا
ونے والا ہے جس کی خبر دی ہے پس اسی کی رائے سے فرشتوں نے
تراض کیا کہ ایسے کو پیدا کریگا جو زمین میں فتنہ و فساد پیدا کریں جیسے جنون

نے کیا تھا۔ لہذا پروردگار عالم نے جھڑک دیا کہ تم نہیں جانتے ہو۔ اسکے
بعد حکم ہوا کہ جدہ کی زمین سے تھوڑی خاک لاؤ اور نور کے طشت میں آب کوثر
وسلسبیل سے خمیر کر دو فرشتوں نے حسب الحکم کیا۔ اسکے بعد ایک نورانی
تخت پر جنت میں اسی خمیر کی ہوئی مٹی سے کالبد خاکی حضرت آدم علیہ السلام
کا فرشتوں نے بحکم رب العالمین طیار کیا جیسا قدرت نے چاہا ویسا بنا۔
اب جب وہ وقت آیا کہ خداوندعالم نے ارشاد فرمایا۔ ونفخت فیہ من الروحی
فقعولہٗ سٰجدین پس بحکم رب العالمین تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اور کچھ روحوں
نے بھی سجدہ کیا مگر عزازیل نے نہیں کیا پس اسپر عتاب خداوندی ہوا حکم
ہوا کہ طوق لعنت شیطانیت کا اسکے گلے میں ڈالدو۔ اور اسکو مردود کر کے
نکالدو اور یہ جنت کے اندر ہرگز نہ جانے پاوے۔ اسی عتاب خداوندی
سے خوف کھائے ہوئے فرشتے جھکے اور سجدہ شکریہ ادا کیا کہ الحمدللہ ہم
تیرے حکم کے اوپر مستعد رہے اسوقت وہ روحیں جو سجدہ کر چکیں تھیں انمیں
سے کچھ روحوں نے دوبارہ سجدہ بھی کیا اور کچھ نے نہیں کیا پس اسی طرح
وہ روحیں جنہیں نے سجدہ نہیں کیا تھا اس میں سے کچھ روحوں نے
دوبارہ سجدہ میں فرشتوں کے ساتھ شرکت فرمائی اور کچھ نے دوبارہ
بھی نہیں کیا اب یہ ازل ہی میں تین گروہ انسانوں کے ہو گئے ایک وہ کہ
جنہوں نے دونوں سجدوں میں فرشتوں کے ساتھ شرکت فرمائی اور ایک وہ
گروہ جسنے پہلے شرکت کی دوبارہ نہ کی ایک وہ گروہ جسنے پہلے شرکت نہیں کی
دوبارہ شرکت کی یہ تین گروہ ہوئے جنہوں نے فرشتوں کے ساتھ شرکت فرمائی

اور ایک وہ گروہ رہا جس نے شیطان کے ساتھ شرکت فرمائی کہ نہ پہلے ہی
سجدہ کیا اور نہ دوبارہ سجدہ کیا۔ یہ انسان شکل ازل سے شیطان کے ساتھ
ساتھ ہو گئے جیسے فرعون نمرود ہامان قارون سامری جمشید وغیرہ دجال
وغیرہ وغیرہ اب شیطان نے عرض کیا کہ پروردگار عالم ہم نے جو تین لاکھ
برس اور بعض مؤرخین نے پچاس ہزار برس لکھا ہے خیر اسی درمیان
میں سہی عبادت کی کوئی جگہ زمین پر ایسی نہ ہوگی جہاں تیرا سجدہ کیا ہو اسکے
صلہ میں شیطان کا لقب عطا کیا۔ حکم ہوا کہ تو نافرمانی کے عیوض
میں شیطان ہو گیا اب بھی اگر آدم کو سجدہ کرلے تو تیری خطا معاف ہو سکتی
ہے۔ اور عبادت کے صلے میں جو تیری ہمت ہو مانگ لے شیطان
نے سوال کیا۔ اول سوال یہ ہے کہ آدم پر غالب رہوں اس کے جسم میں
مانند خون کے دوڑ سکوں پروردگار عالم نے فرمایا کہ دل انسان کا بیرے رہنے
کی جگہ ہے اسکو چھوڑ کر تمام جسم پر غلبہ دیا پھر سوال کیا کہ ہر انسان کے ساتھ
میری نسل پیدا ہو اور جو حرکتیں انسان کرے وہی وہ بھی کرے حتیٰ کہ جیسے شادی
انسانوں میں ہو اسی طرح ہماری نسل کے شیاطین میں بھی ہو۔ یہ بھی قبول کرلی
گئی کہ ہم قیامت تک نہ مریں اور ہماری نسل بھی قائم رہے حکم ہوا کہ ہمارے
نیک بندوں کے ساتھ جو شیطان ہوگا وہ انکے مرنے کے وقت قتل کردیا جائیگا
اور جو بھاگ سکے گا وہ چھوڑ دیا جائے گا اگر انسان بیمار ہوگا تو شیطان بھی
بیمار رہیگا۔ غرض ہر حالت انسان کے موافق اس کے شیطان کی
حالت ہوگی اور وہ ہم شبیہ بھی انسان کے ہوگا۔ اب یہ معلوم ہوا کہ اس

جسم میں ایک تہ روح کی ہے دوسری تہ جان کی جو نور سے تعلق رکھتی ہے جسے
اصطلاح صوفیہ میں برزخ صغیر کہتے ہیں اور ایک جسم خاکی اور ایک شیطانی
یہ چار تہ مل کر انسان ہوا۔ جب روح نکل جاتی ہے تو جان بھی روح کے
ساتھ ہو رہتی ہے اور جسم کے ساتھ شیطان رہ جاتا ہے۔ اسی لئے حضور
سرور عالم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو چیز کھاؤ پیو پہنو غرض ہر کام و ہر نہج پر بسم اللہ
کہو تو شیطان اس سے باز رہتا ہے اور نحیف ہوتا جاتا ہے اور بروقت قبض
ارواح کے شیطان بھاگ نہیں سکتا فرشتے اسے بھی قتل کر ڈالتے ہیں اور جو نہیں
کہتے انکے شیطان کھانے پینے پہننے وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں اور تگڑے یا
قوی ہوتے جاتے ہیں۔ وہ بروقت موت کے فرشتوں کو دیکھ کر بھاگ کر اپنے
گروہ میں مل جاتے ہیں وہ قتل نہیں ہوتے وہ مشابہ اسی آدمی کی شکل کے ہوتے
ہیں اور وہی نام بھی ہوتا ہے۔ جو لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں وہی شیطان
ہوتا ہے۔ اور روح نیک بندوں کی مقام علیین میں رہتی ہے اور بد بندوں کی
گنہگاروں کی مقام سجین میں مقید رہتی ہے وہ بروز قیامت بشفاعت حضور
اکرم بہت سی جنت میں اور بقایا دوزخ میں رکھی جائیں گی جب حضور کو معلوم
ہوگا کہ ہماری امت کے لوگ جہنم میں بھی ہیں پھر دوبارہ شفاعت کرکے جنت
میں لے جائیں گے بقول حضرت پتنگ شاہ صاحب سیاح اب غور طلب یہ
مسئلہ ہے کہ کیسے شیطان انسان کے ساتھ ہوا مصنف نے بہت سی باتیں درمیانی
چھوڑ دی ہیں جس سے طول ہو جاتا اصل مطلب ہی لکھ رہا ہوں اور جو باتیں لوگ
جانتے ہیں اسے بھی چھوڑ دیا ہے۔ جیسے حضرت آدم کی ایک ہزار برس کی عمر شریف

ہوئی چالیس برس جنت میں رہے جنت سے باہر آ کر دو سو برس حضرت حوا سے جدا
رہے اس کے بعد خداوند عالم نے یہ سمجھ عطا کی کہ بہ طفیل رسول اکرم دعا کی قبول
ہوئی اب حضرت آدم و حوا یکجا رہنے لگے اسوقت پھر شیطان بہکانے کی فکر میں لگا
یہ سب قصہ شیطان کا جنت میں داخل ہونے اور حضرت حوا کو بہکانا باعث جنت
کے نکالنے کا اور پھر دونوں کا دنیا میں جدا جدا رہنا پھر یکجا ہونا اور بھول آدم
معاف ہونا یہ سب چھوڑ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انسان کے جسم میں شیطان کیسے
داخل ہوا۔ الانسان مرکب خطا و النسیان گیہوں کھانا حضرت آدم کا بہ محبت
حوا یہ بھی بھول ہے اور اب دوبارہ شر شیطان یہ بھی بھول سے ہوا۔ عزازیل یعنی
شیطان کا ایک لڑکا پہلے سے جو تھا وہ خناس نام سے تھا۔ لہذا شیطان نے خناس
سے کہا کہ بیٹا مجکو آدم جان گئے ہیں اب تم دھوکا دو۔ پس خناس بمشکل بچہ شیر خوار
بنکر باغ میں حوا کے رونے لگا۔ حضرت حوا نے اسے گود میں اٹھا کر بہلانے لگیں
اور باتیں کرنے لگیں اتنے میں حضرت آدم آ گئے اور انھیں نے یہ تماشہ دیکھا
اور پہچان لیا اور دوڑ کر اس بچہ کو گود سے حوا کی لیکر زور سے پٹکا۔ مگر یہ تو شیطان
تھا کچھ انسان تو تھا نہیں گرتے گرتے غائب ہو گیا۔ حضرت حوا نے کہا یہ کیا کیا کہا
یہ شیطان کا لڑکا شیطان ہے خناس اور اس کے اور بھائی شیطان ابیض اور
شیطان اسود بھی ہیں انسے ہوشیار رہو یہ دھوکہ دینے پھر آتے ہیں غرض کئی صورتیں
ل بدل کر کئی بار آیا مگر حضرت آدم آ گئے اور حضرت حوا اسکے مکر سے محفوظ رہیں
ب مرتبہ خناس بکری کا بچہ بنا ہوا باغ میں حوا کی کلیلیں کر رہا تھا حوا کو اسپر پیار
یا اور اسے گود میں لئے تھیں کہ حضرت آدم آ گئے۔ اور کہا بچا آج تم شریعت

کے اندر مل گئے ہو اب تمکو نہیں چھوڑوں گا یہ کہکر اسکو پکڑ کر ذبح کر ڈالا اور
بھون کر کھایا اور حوا کو کھلایا وہ روز اسی میں ختم ہو گیا اور یہ اطمینان ہوا کہ یہ
روز آتا تھا آج قصہ ختم ہو گیا۔ شب بھی ختم ہوئی صبح کو شیطان آیا اور کہا اے
آدم تمنے ہمارے لڑکے کو کھا لیا آدم نے جواب دیا کہ اس نے عرصہ سے پریشان کر رکھا
تھا۔ اب شریعت کے اندر مل گیا تو بھون کر کھا گئے اور ہگ بھی آئے وہ گو میں
ہو گا۔ شیطان نے کہا گو میں نہیں ہے تمہارے اور حوا کے پیٹ میں ہے آدم نے کہا کل
کھایا تھا اس وقت اور کھانا کھایا کیا وہ رکھا رہا شیطان نے کہا دیکھو میں آواز
دیتا ہوں وہ بولے گا۔ پس شیطان نے پکارا خناس، اسنے کہا جی باداجان
کہا کیا کر رہے ہو کہا نفس میں بیٹھا مزے کر رہا ہوں کہا کیسے آئے کہا صرف
ایک بوٹی میں بیٹھکر چلا آیا اور نفس میں بیٹھ رہا اسی طرح حوا کے پیٹ سے بولا
کہ ایک بوٹی میں بیٹھکر چلا آیا نفس میں بیٹھا ہوں شیطان نے آدم سے کہا سنا
یہ مرا نہیں ہے زندہ ہے اور تمہاری نسل میں جو پیدا ہوتے رہیں گے سوائے
محمد کے سب کے ساتھ پیدا ہوتا رہیگا۔ یہ کہکر فرار ہو گیا۔۔ چونکہ آدم کو کئی
مرتبہ خناس دھوکا دینے آیا اور حضرت آدم اس کے بار بار آنے سے پریشان
ہو چکے تھے اس وجہ سے عقل ناقص ہو چکی تھی لہذا یہی ذہن میں آیا کہ کھا جاؤں
ادھر خناس اسی فکر میں تھا کہ یہ عمداً کھا جائیں پس یہ ایک بکری کے بچہ میں حلول کر کے
حوا کے سامنے خوش فعلیاں کر رہا تھا اتنے میں آدم آ گئے انھیں نے پکڑ کر ذبح
کرنیکا ارادہ کیا جب چھری گردن پر رکھی خناس الگ ہٹ گیا جب ذبح کر چکے گوشت
میں چھپ رہا جب پکایا گیا تب ہٹ گیا جب پک چکا تو ایک بوٹی میں بیٹھ گیا

حضرت آدم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم خناس کو کھا رہے ہیں لہذا بخوف خطر
کھا گئے پس حوا نے بھی کھایا۔ اب غور طلب یہ مسئلہ ہے کہ جو شیاطین
قتل ہو جاتے ہیں وہ تو ختم ہو جاتے ہیں اور جو بھاگ جاتے ہیں وہ
اسی شکل اور اسی نام کے ہوتے ہیں۔ اب جب نسل آدم نے ترقی کی
تو شیاطین بھی بڑھے اور جو قتل ہونے سے بچے وہ ایک گروہ ہو گیا
لہذا اس پر شیطان ابیض و شیطان اسود بادشاہ ہوئے رات
کو اسود حکومت کرتا ہے اور دن کو ابیض حکومت کرتا ہے اور سب
پر حاوی عزازیل یعنے اصل شیطان ہے اب جب زمانہ حضرت آدم
سے خالی ہوا حضرت آدم کی عمر ایک ہزار برس کی ہوئی چالیس برس
جنت میں رہے اور نو سو ۶۰ برس دنیا میں رہے۔ اسکے بعد ابلیس یعنے
شیطان اصلی نے لوگوں کو جادو سکھایا جس سے وہ ابلیس بچے ان کے
پاس آنے لگے کچھ عرصہ کے بعد وہ بیر کھلانے لگے وہ بیر جس جسم میں
چاہے بیٹھکر باتیں بگھارنے لگے جب اس درجہ تک جادو نے رسائی
کی تو اب تازہ مردہ مرجانے کے بعد نئے شیطان کو قابو میں لانے کی
تدبیریں سکھائیں جس کا نام مردہ اٹھانے کی ترکیب نام رکھا اسی طرح
جادو بڑھتا گیا اور جسکے پاس زیادہ شیاطین قابو میں ہوئے وہ زبردست
کھلانے لگا یہ بنیاد جادو کی ہے جسے خداوند عالم نے حضرت موسیٰ
کو بھیج کر غارت کرادیا۔ مگر بالکل غارت نہیں ہوا کچھ شعبہ جات باقی
رہ گئے اس لئے کہ جو فرعون کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے یا بھاگ کر

پوشیدہ ہوگئے تھے وہ رہ گئے اور ان سے ہندوستان میں جادو آیا۔
جسکو دھنتر ولونا چماری وغیرہ نے جمع کیا۔

حضرات اہل اسلام سے گزارش ہے کہ آپ حضرات سمجھیں کہ
شیطان آپ کا قدیم دشمن ہے اس سے ہر وقت ہوشیار رہنے کی ضرورت
ہے اس سے محفوظ رہنے کی خاص صورت یہ ہے کہ جو کام شیطان نے
کیا ہے نہ کیجئے اور جو فرشتوں نے کیا ہے وہ کیجئے دوم ہر کام کھانا
پینا سونا بیٹھنا غرض جملہ امورات میں جو بھی کیجئے بسم اللہ کہہ کیجئے سوم
لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب علیہ
پڑھتے رہئے ایک ورد کر لیجئے وظیفہ بنا لیجئے وقت مقرر کر لیجئے چہارم
جو خیال پیدا ہو اس پر غور کیجئے کہ یہ نفس سے پیدا ہوا یا دل سے جتنی
بری باتیں ہیں نفس سے نشو و نما ہوتی ہیں۔ اور جتنی نیک باتیں ہیں وہ
دل سے پیدا ہوتی ہیں دیگر نیک بات کا خیال آتے ہی فوراً کیجئے
اور ہر بات پر غور کیجئے کہ یہ کیسی ہے اور نتیجہ اس کا کیا ہے یہ چند باتیں بطور
نصیحت کے لکھیں ہیں اگر آپ نیک عمل کرتے رہیں گے تو بر وقت روح
پرواز کرنے کے تکلیف نہ ہوگی ورنہ نہ معلوم کیا ہو نعوذ باللہ من ذالک
اب تھوڑا حال پتنگ شاہ صاحب کا مکرر لکھتا ہوں پھر اصل کتاب
شروع کرونگا۔

پتنگ شاہ صاحب نہایت نیک طینت و نیک خصلت
عبادت گذار سیاح سیاحی میں گل بکاؤلی کے باغ کے قریب تک گئے

ہزارہا قسم کے لوگوں سے ملاقات ہوئی بڑے بڑے فقیروں سے ملے
بہت بڑے ماہرین علم ہوئے وہ رازدار جادو۔ سحر۔ تنتر کیمیا سیمیا
ریمیا کے تھے فرماتے تھے جادو شیطان نے سکھایا بالصورت انسان
ہوکر اور سحر سامری نے ذلو سے بنایا اور تنتر علم نجوم کے سیارگان
و نچھتروں کی طاقت سے بنتا ہے اور کیمیا۔ قارون نے بنائی اور سیمیا
دو قسم کی ہے اور کیمیا بھی دو قسم کی ہے ایک قدرتا پتی سے بنتی ہے دوم
اجزا سے اسی طرح سیمیا علم اجنہ ہے جیسی چاہیں شکل بن جائیں وہ سیمیا
شیطان سے ہے اور دوسری سیمیا مثل مسمریزم کے ہے بلکہ اسکی اجلہ
مسمریزم ہے وہ اپنی روح دوسرے جسم میں لیجانے اور اسپر چلنے
پھرنے جملہ حرکات میں قابو رکھنے کے ہے سوم سیمیا جمشید سے ہے جمشید
بہت بڑا پنڈت اور ماہرین علم نجوم ہوا جس نے تنتر بدیا
ایجاد کی اپنے تئیں خدا کہلوایا فارسی میں تنتر کو علم شعبدہ کہتے
ہیں لہذا بذریعہ تنتر بھی صورت بدل جاتی ہے اور جونہی سیمیا
عمرو عیار سے ہے۔ اب یہاں سے پتنگ شاہ و مستری ننہے رام
صاحب دونوں کا ملا کر مغز لکھتا ہوں جسے سامعین کو معلوم ہوگا۔ یہ
علم کیا ہے اور کس طرح اس سے فائدہ ہو سکتا ہے منتر جتنے ہیں
یہ سب مستری ننہے رام صاحب کے ہیں اور ترکیب و قواعد ورانا اس
کا پتنگ شاہ صاحب سے ملا سامعین کو معلوم ہو کہ ایک عورت
کا لڑکا مرگیا۔ اور وہ اس کی محبت میں بیقرار تھی پس شیطان نے

یہیں سے ابتدا اس علم کی شروع کی جھٹ پٹ ایک عورت سن دراز
کی صورت پر طیار ہو کے تنہائی پوجا کرنے کی ہاتھ میں لی پھول ہار
گوگل دھوپ سیندور وغیرہ سے مرزین چومک جلتی ہوئی چھم چھم کرتی
ادھر سے گذری اسی عورت کو روتے ہوئے دیکھ کر تنہائی دھکر بیٹھ گئی
اور اسکے ساتھ وہ بھی رونے لگی جب وہ تھک کر خاموش ہوئی تو
اس سے حال پوچھا اسنے اپنے بچہ کی بیماری و مرنے کا حال تمام و کمال
بیان کیا جب اسنے کہا کہ ہمارے پنڈت جی مردے کو جلا دیتے ہیں
تم کہو تو ان سے کہیں کل جب ہم پوجا کو نکلیں گے تو تم ملنا ہم
تمہیں ایک ترکیب بتلائیں گے جسے وہ لڑکا تمہارے پاس آجاوے
وہ عورت بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی لو اگر تم اُدکا جلا دو
تو ہمکا مول لے لو اور ہمری جان بچا لو نہیں تو ہم یونہیں روتے
روتے مر جائیں گے تمری بڑی کرپا ہوگی ہم تمہارا انتظار کریں گے
تم آنا ضرور اور پنڈت جی سے پوچھ کر ہمکو وہ ترکیب بتانا جس سے
ہمرا پوت آکر ہم سے ملے یہ تسلی دیکر تم لو آئی دوسرے روز حسب
وعدہ شیطان پھر اسی کی شکل میں اسے ملا۔ اور کہا کہ اگر اسے گاڑ دیا
ہو تو اس کے قبر کی مٹی لاؤ اور اگر پھونک دیا ہے تو مرگھٹ
مسان سے چتا کی راکھی لاؤ۔ اس طرح سے لاؤ کہ سنیچر یا سوموار کو
نیوتہ دے آؤ نیوتہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر پر یا مرگھٹ پر
سنیچر یا سوموار کو جائے اور نیوتہ دے کہ کل ہم تمہیں لینے آئیں گے

لہذا۔ اتوار یا منگلوار کو جا کر قبر یا مرگھٹ کی خاک لائے مگر نیوتہ میں
لونگ، کافور دھوپ مٹھائی گوگل لوبان آگ سب ہونا چاہیئے
اور اچھا وہی ہوتا ہے جو سنیچر وار یا سوموار کو مرے اور اسی دن
اسے نیوتہ دیکر دوسرے روز اٹھالائے اسی طرح سے کہ
جو خاک اٹھا لایا ہے اسے گائے کے دودھ اور گوند ملا کر
خاک کو گوندھے اور ایک ہانڈی میں بیٹھا ہوا پتلہ بنائے سر پر
چراغ جلائے سامنے آگیاری رکھے آگیاری میں گوگل لونگ
کافور لوبان دھوپ ملا کر دیتا رہے اور یہ منتر انچاس
مرتبہ روز پڑھے تیرہ روز ایسا کرنے سے حاضر ہوجاتا ہے
تیرھویں دن مٹھائی ہر قسم کی پکوان ہر قسم کا میوہ ہر قسم کا
ایک صاف کپڑے پر چن دے جب وہ آئے جو اسے پسند ہو
وہ دے۔ بات چیت کرے جو اس وقت اقرار ہوگا وہی
رہے گا یہ سب باتیں اس عورت کو ذہن نشین کرادیں اور
بتلا دیا کہ تم اسے یہ اقرار لے لینا کہ تم اب میری زندگی
بھر رہنا جانا نہیں یہ سب سمجھا بجھا کر کہا آج ان سب باتوں
کو سمجھ بوجھ کر یاد رکھو اگر تم اسے بلانا چاہتی ہو تو کل اگر ہم منتر
بھی بتادیں گے جسے وہ جلا آوے مقدم یہ ہے کہ تم یہ تجربا
کر سکتی ہو تو بتلائیں بھی ورنہ کیا ضرورت ہے کہ دوسر بھی لیں اور
کوئی فائدہ نہو نہ تمہارا ہمارا۔ وہ عورت نہایت خوش ہو کر دے

پیش آئی اور کہا پنڈتائن ہم تمری چیری ہیں آپ جو کہیں گی
کریں گے موواہمرا پوت آجائے پنڈتائن نے کہا کہ تمہارے
پوت کے بلانے ہی کی یہ سب تدبیر ہے گھبراؤ نہیں کروگی تو آجائیگا
یہ کہکر پنڈتائن چلی گئی دوسرے روز حسب وعدہ پنڈتائن
بن کر شیطان صاحب پھر آئے ہاتھ میں تھالی پوجا کی گنگا جلی
رکھی ہوئی پھول لونگ کافور دھوپ سلگتی ہوئی سیندور کی
ڈبیہ رکھی ہوئی سامنے سے نمودار ہوئیں جلدی سے وہ عورت
بڑھی اور اسنے کہا مہاراجن پالاگی پنڈتائن نے جواب دیا
آنند رہو بچہ عورت نے کہا کہ ہمیں سب منظور ہے جو آپ
کہیں وہ کریں گے تب اسنے کہا کہ اشنان کر آؤ تب
بتائیں جلدی سے وہ اشنان کرکے آگئی تھالی میں سے سیندور
کی ڈبیا کھول کر اس عورت کے ماتھے پر ٹیکہ لگایا اور کہا
اسی طرح سے روز اشنان کرکے ٹیکہ لگالیا کرو اور جو منتر میں
بتاتی ہوں انچاس بار روز جاپ کرو اور آگیاری پر سب
بنا ہوا دھوپ چھوڑتی جاؤ اور یہ سمجھ لو کہ وہ اب آرہا ہے
تیرھویں دن آجائے گا جب جاپ کرو بھی خیال ہو کہ وہ آرہا
ہے راستہ میں ہے۔

منتر یہ ہے

پربت تنسا۔ (یا فلان بن فلان تسّی) تج اٹھ جاگ جہان کو

لگاؤں وہاں کو لاگ جو وہاں کو نہ لاگے تو مارا اسی مسان سے
پاوے دوہائی اس مسان کی۔

تیرھویں دن سب چیزیں مندرجہ سامنے رکھی جائیں۔ یہ
سب بتلا کر پنڈتائن چلی گئیں وہ عورت مامتا بھری تھی فوراً
اسنے جھٹ پٹ سامان کیا اور سوموار کو نیوتہ دیکر منگل وار
سے پڑھنا شروع کیا۔ چار پانچ روز بعد شیطان پنڈتائن
بنا ہوا سامنے آیا۔ اور ماجرا دریافت کیا عورت نے سب من وعن
بتلا دیا۔ غرض اسی طرح بارہ دن گذر کر تیرھواں دن آیا اس
روز اسنے سب طرح کا سامان جو بتلایا تھا اسنے مہیا کر
رکھا تیرھویں دن وہ لڑکا ہنستا بولتا آگیا عورت نے بہت خوشی
سے سب سامان اس کے آگے رکھا اسنے جو چاہا کھایا
اور اقرار کیا کہ اچھا اب نہیں جائیں گے۔ غرض اب تو پنڈتائن
کی بڑی قدر ہوئی اور ہر اک عورت اسے اپنی اپنی کتھا سنانے لگی
کسی کا باپ مر گیا کسی کی ماں مر گئی کسی کا بھائی مر گیا غرض پنڈتائن
نے کچھ اور عورتوں کو بھی جاپ کا طریقہ سکھایا۔ جب اسی طرح ایک
گروہ ہو گیا تب اسنے کسی کو چار کسی کو دس کسی کو بیس تک کرا دیئے
اور ان سے طرح طرح کے کام لینا بھی بتلائے اب جب اس گروہ
میں نا اتفاقی ہوئی تو جس کی طرف پنڈتائن رہیں وہی جیت پر رہا
اسی طرح جب زیادہ چرچا بڑھا تو تمام مصر میں جادوگر بن گئے

اس میں فرعون بسبب طاقت زیادہ ہونے کے بادشاہ بن گیا اور آخرکار
اتنی طاقت بڑھ گئی کہ خدا کہلوانے لگا جب خداوند عالم نے
موسیٰ کو معجزہ عطا کر کے ان کے مقابلہ پر بھیجا اس وقت کچھ جادوگر
جو خود سر تھے وہ فرعون کے ساتھ شریک نہیں ہوئے اور کچھ بھاگ
کر انہیں کے سایہ عاطفت میں رہے جب فرعون غرق ہو گیا
اور حضرت موسیٰ کی فتح ہوئی تب بقایا جادوگر چھپ رہے تاکہ
ہلاک نہ کر دیئے جائیں اب یہ جادو گروہی رہا صورتوں میں
منتقل ہوتا رہا یہ اصلیت جادو کی ہے اب آپ لوگ کیسے
کریں یہ آگے بقول اساتذہ بہ عنوان پتنگ شاہ و مستری ننھے رام
لکھتا ہوں جو عمل کرے گا وہ اس کا مزا چکھے گا یہ آخر زمانہ کا جادو
حسب قول دہنتر و لونا چماری وغیرہ ہے جسے مستری ننھے رام
نے جمع کیا۔ اور پتنگ شاہ سے اسکے ارکان درست ہوئے
سنئے جناب اگر کسی مردے کو اٹھانا ہے تو پہلے یہ سمجھ لیجئے
کہ آپ اس کا نام جانتے ہیں نہیں جانتے تو دریافت کر لیجئے
اور اگر اسے دیکھا ہے تب بھی آ دے گا بشرطیکہ نام معلوم ہو اور
اگر اس کی ماں کا نام بھی معلوم ہو تو نہایت مضبوط ہوتا ہے
اب رہا یہ امر کہ کسی سے ایک بھی چلہ میں آجاتا ہے اور کسی کو تین چلہ
تک کرنا پڑتا ہے محض اپنا رجوع قلب اور یکسوئی قلب کی ضرورت
ہے اور منتر پڑھنے کے وقت مرد کے لئے تنا اور عورت کیلئے

نستی کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایک عورت جس کا نام منی ہے اور ماں کا
نام شکنتلا ہے تو منتر اس طرح سے پڑھنا چاہیئے۔ اور پہلے روز
بھی کچھ سا۔ ن کھانے کا رکھنا چاہیئے چاہے وہ بعد جاپ
کے خود کھائے چاہے کسی کو دے دے اور تیرہویں دن پورا
سامان رکھے۔

منتر یہ ہے

پریت نستی منی بن شکنتلا تج اٹھ جاگ جاگ جہان کو لگاؤں لاگ
لاگ جو نہ لاگے تو مارا اس مسان سے پاوے دوہائی
اس مسان کی دوہائی دہنتر بید کی۔ اور مرد ہو تو مرد کا نام
لگا لو اور اس کی ماں کا نام ملا لو اور اگر ماں کا نام نہ ملے تو
صرف ایک ہی نام سے جاپ کرو۔ مگر مرد کے لئے پریت تنا
نہا بیر بن سندر تج اٹھ جاگ جاگ۔ اس طرح سے پڑھو
انجاس بار روز۔ ترکیب سب اوپر لکھی ہوئی ہے اسلئے
دوبارہ نہیں لکھی۔ یہ مردہ اٹھانے کی ترکیب ہے مگر یاد رہے
کہ مسلمان بدکار کو اٹھا سکتے ہیں۔ اور نیک بندے اسکے
جو ہوتے ہیں ان کا شیطان قتل ہو جاتا ہے لہذا وہ نہیں
اٹھتے۔ محنت برباد ہوتی ہے دوم یہ کہ مسلمان بدکار کو

اٹھانے کی ترکیب بقول پتنگ شاہ دوسری ہے اول تو جہاں
تک ہو کفن میں سے کمر بند ہونا چاہیئے ورنہ روئی جو مردے کو لگا کر
نہلاتے ہیں وہی ہو وہ کپڑا جس سے نہلانے میں تہمت نام سے
ہوتا ہے باکھیہ غرض جو اس کے جسم سے مس ہو گیا ہو وہ کپڑا
ہو دوم اب روئی مردے ساتھ نہیں رکھی جاتی پہلے رکھی جاتی
تھی اور اناج قبر پر بانٹتے ہیں وہ سب مول لے لے یا کسی طرح
لے لے اور نام بھی معلوم کر لے۔ یہ شیاطین اسی نام سے
ہوتے ہیں جو نام انسان کا ہو اور بجنبہ وہی شکل بھی ہوتی ہے
اب ایک دوسری لین شیاطین کی بیان کی جاتی ہے۔ ایک قسم
شیطان وہ ہے جو ذریت خناس سے ہے وہ انسان کے
ساتھ پیدا ہوتا ہے اور پرورش پاتا ہے اور بروقت موت خدا
رسیدہ اشخاص کا قتل ہو جاتا ہے اور بدکار کا بھاگ جاتا ہے
دوسری قسم شیطان کی شیطان ابیض اور شیطان اسود
سے ہے۔ ان دونوں کے جو بچے ہوتے ہیں وہ خواہ شیطان
ابیض سے ہو یا شیطان اسود سے ہوں ان کی ذریت
خاص ذریت شیطان کی ہے اور وہ اپنا اور اپنے بچوں
کا نام اکثر پرانے موحوم اساتذہ کے نام سے رکھتے ہیں جیسے
سید برہنہ یا سید احمد کبیر وغیرہ یہ حضرات ایسے گذرے ہیں
کہ جن کے شیاطین قتل ہو گئے اور روح مبارک بھی مقام

علیین میں ہیں پس ایسے حضرات کیسے آسکتے ہیں۔ اب رہا یہ
امر کہ ابیض یا اسود کی نسل سے جو پیدا ہوتے ہیں وہ اپنا
نام اکثر بزرگوں کے ناموں پر رکھ لیتے ہیں لوگوں کو دھوکا دینے
کی غرض سے اور وہ عہدہ دار بھی ہوتے ہیں اور خناس
کی اولاد رعایا اور ماتحت ان کے ہوتی ہے۔ مثلاً سید برہنہ
یا اور اسی طرح کے نام رکھتے ہیں اور خاص نسل شیطان سے
ہیں اور عمل کرنے سے آتے ہیں شیطان ابیض بادشاہ دن کا
ہے جو لوگ دن میں مرتے ہیں اور ان کے شیطان قتل ہونے
سے بچکر بھاگ جاتے ہیں وہ ابیض کی رعایا ہو کر رہتے ہیں
اور جو لوگ رات میں مرتے ہیں ان کے شیطان اسود کی رعایا
بن جاتے ہیں ان دونوں کی نسل کے شیطان عہدہ دار ہوتے
ہیں اور خناس کی نسل کے رعایا ہوتے ہیں محنت کرنے سے
شیطان ابیض و شیطان اسود بھی مسخر ہو جاتے ہیں اور اعمل
شیطان ابلیس بھی مسخر ہو سکتا ہے اور اپنا شیطان یعنے
ہمزاد بھی مسخر ہوتا ہے اور کام ہمزاد ہی سے زیادہ نکلتا ہے
اب یہ سمجھ میں آگیا۔ اب حال انسان مسلمان کے شیطان کے
اٹھانے کی ترکیب لکھتا ہوں خوب ذہن نشین کر لیجئے۔
منتر ہے۔ نام ضرور دریافت کر لیجئے اور جہاں تک ممکن ہو اس کا
بھی نام معلوم کر لینا چاہیے اور نام شامل کر کے چالیس روز پڑھ

اولاً قبر پر جا کر شیرینی پھول عطر چڑھائے لوبان سلگائے فاتحہ دے
سکتا ہو تو دے ورنہ کسی دوسرے سے فاتحہ دلوا کر
نیوتہ دے بروز بدھ بہار شنبہ جا کر نیوتہ دے کہ کل ہم آپ کو
لینے آئیں گے طیار رہیئے گا۔ جمعرات کو جا کر وہ باسی پھول عطر
وغیرہ جو رکھا ہو وہ ایک کوری ہانڈی میں اٹھا کر رکھے ......
اور کہے چلئے میں ملنے آیا ہوں یہ کہکر وہ ہانڈی معہ پھول وغیرہ کے
اٹھا کر لے آئے۔ اور ایک جگہ بالکل علیحدہ اسکے لئے مقرر کرے
اور نیوتہ والی ہانڈی پر جس میں پھول وغیرہ ہیں اس پر ایک چراغ کڑوے
تیل سے روشن کرے بتی کفن کی کمر بند کی یا روئی کی مردے کی یا
تہمت کپڑے وغیرہ سے بنائے اور یہ منتر اکتالیس بار۔ چالیس
دن پڑھے چالیسویں دن ہر طرح کی کھانے کی چیزیں ایک
دسترخوان پر چن دے اور وہ اناج جو مردے کے ساتھ کا ہے
وہ بہت احتیاط سے رکھے اسکو وہ مانگے گا وہ نہ دے اور جواب گے
نہ دے اور کہے کہ یہ کام میرا کر لاؤ تو وہ اناج دیں گے کام کر چکے
چراغ بڑھا دو چلا جائیے گا جب چراغ جلاؤ گے منتر پڑھو گے آجائیگا
مگر چالیسویں دن یہ اقرار کرا لینا کہ جب ہم بلائیں چلے آنا اور جو کام
کی ضرورت ہو کرنا تب وہ آتا رہیگا۔ اور آتے ہی وہی اناج مانگے گا
اور جو پسند کرے وہ رکھ چھوڑنا وہی دینا۔ وہ اناج پا جائے گا
تو نہیں آئیگا۔ اب مثال کے طور پر فرضی نام قائم کر کے لکھتا ہوں

بجائے اس نام کے جو نام اس کا ہو وہ لینا اور اگر ان کا نام بھی مل
جائے تو ملا لینا نہیں تو ایک ہی نام سے پڑھنا وقت مقررہ نہ ٹلے
اور ناغہ نہ ہو نہیں تو کام خراب ہو جائے گا۔ اور دوسرا چلہ کرنا
پڑیگا اگر ایک یا دو چلہ میں نہ آ ئے تو تیسرا چلہ کرنے سے ضرور
آ ئے گا۔

منتر یہ ہے

آر دن آر دن بسمل رون تج کفن اٹھ کمر قبر خاک ساری
کب تک گور رہیں منجل بہاری اٹھ کر طیاری کروٹ کب تک
سو گئے۔ منے بن الجھن۔ محبت سے اٹھ کے چلو رفیق ہونگ
تمہیں منظور بخدا علم تحصیلو خاک اٹھاؤ میرے سنگ اٹھ کر آؤ
بحق لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ واسطا شفیق و رفیق کا واسطا
محمد رسول اللہ کا واسطا اپنے ایمان، خدا کا اٹھ کر میرے کام بناؤ
جس کام کو کہوں نہ بنا کے لاؤ تو حشر میں کلمہ محمد نہ پاؤ تمہیں واسطا
بارہ امام کا۔ اکتالیس بار چالیس روز یہ منتر پڑھے دو تین کیوںا
میں سے ایک سے مسلمان اور ایک کے ہر قوم کے آدمی اٹھ آئینگے
محنت شرط ہے اور تنہائی ہو اور ہر طرح کا کام نکلے گا بشرطیکہ

سخر ہو جائے۔ اب اس میں بھی دو طریقہ کہلاتے ہیں ایک پیران
دوسرا ہند دان اب یہاں سے پیران لکھتا ہوں۔ اس اسم کی
ذکاۃ ادا کرنے سے ایک تخت دریا میں تیرتا نظر آتا ہے۔
اسپر ایک بادشاہ اور مصاحبین بیٹھے نظر آتے ہیں جس وقت
تخت نمودار ہو جو چاہے مانگ لے خواہ کسی قسم کی حاجت ہو گی وہ
پوری ہو گی خواہ یہ مانگ لے کہ جب کوئی حاجت ہو تشریف لا کر
امداد کیجیئے گا۔ اگر آپ کوئی حاجت رکھتے ہیں تو اکیس دن میں خدا
چاہے تو پوری ہو جائے گی اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ جب جس
کام کی ضرورت پڑے ہو جایا کرے تو تین چلہ کرنا ہوگا جب اقرار
ہو جائے کہ اچھا جب چاہو گے آجائیں گے تب بھی ہر جمعرات کو
دریا جانا ہوگا۔ واضح ہو کہ یہ عمل تخت سلیمان کا ہے لہذا جو تاجدار
آپ سے ملے گا وہ بڑی شان والا ہے اور اسکے تابع ہیں۔
کتنے ہی جن ہیں اوصاف اس کے بے شمار ہیں۔ جب آپ کریں گے
جب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ اب آپ کو طریقہ عمل بتلاتا ہوں
روز اول مسلمان ہو روزہ رکھے ہندو ہو برت رہے تو چندی
جمعرات کا دن مخصوص ہے شام کو شیر برنج پکا کر ایک کوری
ہانڈی میں نکالے اور حسب مقدور میوہ مٹھائی اور وہ ہانڈی عطر و
پھول ایک مٹی کے طباق میں بہت احتیاط سے رکھے لوبان کوئلہ
آگ یا دیا سلائی لیکر دریا جائے اور دریا کے کنارے کسی جگہ کو

مُقرر کر کے نشانی بنا دے اور آگ جلا کر لوبان سلگاتا رہے اور
طباق بھی سامنے رکھ لے لالٹین بھی لیجا سکتا ہے۔ چاہے نہ لے
جائے یہ منتر پڑھنا شروع کرے۔ اکتالیس بار روزانہ پڑھنا
چاہیئے معمولی کام کے لئے اکیس روز کافی ہے ورنہ چالیس روز
پڑھے اور درمیان میں ہر جمعرات کو میوہ مٹھائی۔ یا کھیر۔ یا بیٹھا دہی
پھول عطر وغیرہ لیجانا چاہئے۔ اور جب پڑھ چکے تو دریا میں چھوڑ کر
چلا آئے۔ کیسا ہی زبردست کام ہو۔ محبت۔ عداوت۔ رہائی محبوس
مقدمات ملازمت۔ ترقی کاروبار۔ دوستی یا دشمنی۔ غرض ہر اک
کام ہو جاتا ہے محنت شرط ہے۔ طریقہ مجرب ہے۔ مُصنف کا
کیا ہوا عمل ہے دس گیارہ برس کی عمر میں اسکو کر چکا ہوں۔

منتر یہ ہے

اُتر نشانے دیت ہے سلیمان پیام چاروں موکل سنگ چلیں
نبی رسول ساتھ پورب پچھم اتر دکھن زمین و آسمان دوست
دشمنی قاتل یار خون ٹپکتے سب کو دیکھا بس میں کرے سنسار اُلٹ
جو گنی بس میں کرے دشمنی کی کرے ناس دشمن کو دوست بنائے
برائے خدا جو قاتل میرے تئیں مجکو بچائے خدا۔ نکل جگ بس میں
کرو تخت سلیمان برائے خدا یہ کام نکالو اتنا کہنا میرا مانو تمکو واسطا
خدا کا۔

عمل خضر

اس عمل کے پڑھنے سے چار موکل آتے ہیں اور ان سے
کام محبت عداوت تباہی دشمنی کا نکلتا ہے۔ طریقہ اس کے پڑھنے
کا یہ ہے کہ مسلمان ہو تو بروز جمعہ شیرینی لیجا کر مسجد میں رکھے اور
نذر خواجہ خضر اور چاروں موکلوں کی دے اور اگر ہندو اس عمل کو
کرنا چاہے تو اتنا کام کسی مسلمان سے کرا لے اور بعد نماز جمعہ وہ
شیرینی دروازہ مسجد پر بانٹ دے جو بچ رہے وہ لئے آئے
اور جو مقام تخلیہ عمل پڑھنے کا مقرر کیا ہے۔ وہاں پر بیٹھکر پڑھے
محبت کے لئے محبت کی جگہ اور دشمنی کے لئے دشمن کی جگہ نام ملالے
اور چالیس بار روزانہ چالیس روز پڑھنے سے کام ہو جاتا ہے یہ
بھی مصنف کا کیا ہوا عمل ہے مگر ہر جمعہ کو شیرینی پر فاتحہ دیکر مسجد کے
دروازہ پر بانٹے مگر یاد رہے کہ اگر عمل چھوڑ دیا جاتا ہے تو ختم
ہو جاتا ہے مثل مردے کے تصور کرو۔ مثلاً آپنے پانی گرم کیا اور
خرچ کیا مگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمہ وقت گرم ملے تو آگ پانی کے

نیچے سلگتی رہنے دو تو جب چاہو گرم پانی ملے گا۔ اسی طرح عمل سے
کام ہو گیا اب اگر آپ پڑھتے رہیں تو ہر وقت کام کر سکتے ہیں اور
اگر چھوڑ دیں گے تو پھر اتنی ہی محنت کرنا پڑے گی۔ قاعدہ مجرب
آزمودہ ہے۔

منتر یہ ہے

یا سرخ یا سپید یا آہو یا جاہو سوتے سے اٹھا کے لاہو دردر
خواجہ خضر خاک بدر محبت کر باز و کر ماہ صورت نقاب پردہ اٹھا
میرے دوست سے برائے خدا جسکو چاہو مجھ سے ملا۔ دشمن کی
خاک اڑا انہیں نر اثانی دوسرا ہے بسم اللہ پر میرا دل جلتا ہے بحق
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ یا حق میرے کام پر لاؤ یارب میرے
کام بناؤ یاد کرتا ہوں اسی خضر کو سوتے سے جگا کے لاؤ تمکو واسطہ
ہے خدا کا۔

عمل سید برہنہ

یہ عمل مستری جی کے ایک شاگرد تھے نام مسلمان تھے اور ہر عمل
ہر اک شخص کا کرتے تھے
انکے ہاتھ پر طیار ہوا تھا اسکے نزدیک ہر الک کام

اور بڑی آن بان کے آدمی تھے اور نہایت شان و شوکت سے رہتے
تھے نہایت آرام سے زندگی بسر کرتے تھے منصف مزاج تھے کسی
کو ستاتے نہیں تھے۔ چاہے کوئی بھلا کہے یا برا کچھ سروکار نہیں
رکھتے تھے۔

عمل کرنیکا طریقہ

بروز جمعرات نوچندی یا اتوار نوچندی سوا سیر کی روٹی دو پکائیے
اور کباب پسندے بکری کے گوشت کے پکائیے اس پر فاتحہ
سید برہنہ کا دے یا کسی سے دلوائیے اور روٹی کھائیے یا بانٹ
دے یا دریا میں ڈالدے اور پڑھنے کی جگہ علیحدہ مقرر کرے روزانہ
وقت مقررہ پر پڑھے چراغ کڑوے تیل کا جلائیے لوبان سلگتا
رہے۔ اکتالیس بار روزانہ چالیس دن پڑھے عامل ہو جائے گا۔
آٹھویں دن پڑھتا رہے عمل قائم رہے گا پورے طور سے تسلط
تین چلہ میں ہوتا ہے۔ جس شخص پر چاہو اسپر بلا لو بات چیت کر لو نذر
ختم چلہ پر کرنا ہوگی کوئی کام ہونے کے بعد سوا سیر کا توشہ پھول عطر
وغیرہ کرنا ہوگا یہ منتر ہے۔

منتر سید برہنہ

سید برہنہ بالا بھولا اولٹی پیٹ پلانے گھوڑا اسی کوس کے

دہاوے لگاوے سوا سیر کا توشہ کھاوے مری باندھے مسان باندھے
بھوت باندھے چڑیل باندھے لونا رسنگھ باندھے پنار ی پر تبیر
باندھے لاوے آوے آکاس باندھوں پتال باندھوں پورب
باندھوں پچھم باندھوں اتر باندھوں دکھن باندھوں، لونت پیر کا
اکھاڑا باندھوں بھری کچہری راجہ کی باندھوں اولٹی پنچایت باندھوں
جسکو کہوں باندھ کے نہ لاوے ماں اپنی کا دودھ حرام کرے قسم
ہے کلمہ محمد کی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

عمل لچھیا

یہ عمل ایک نواب اچھن صاحب شاگرد مستری ننھے رام کرتے
تھے انکو دو عمل بتلائے گئے تھے ایک عمل یہ لچھیا کا اور دوسرا عورت
کے پاؤں کھولنے کا۔ لچھیا ایک عورت ہے جسکو وہ عورت بھی بنائے
ہوئے تھے کبھی وہ ظاہر طور پر دکھائی دیتی تھی اور کبھی نہیں دیکھا
نہایت حسین عورت سبک چہرہ گول بازو ابھرا ہوا سینہ تھا نواب
صاحب عیاش طبیعت کے آدمی تھے اسلئے لچھیا سے وہ کام خوب
کا لیتے تھے جس عورت پر چاہا اسپر سوار کر دیا وہ بے قابو ہو کر آجاتی
تھی یہ کرشمہ کیا کرتے تھے اور جب کسی سے بیزار ہو جاتے تھے تو پاؤں
کھول دیتے تھے اتنا بے نظیر قاعدہ ہے کہ مرد کا بھی پاؤں کھل جاتا

ہے اور خون موتنے لگتا ہے وہ دونوں عمل لکھتا ہوں پہلے عمل لچھیا
لکھتا ہوں اس کا قاعدہ یہ ہے کہ پھول ہار عطر تیل مسی سرمہ سیندور
اپن گر کنگھی مٹھائی ایک کورے رومال پر چنے اور گوگل لوبان ملا کر سلگاتا
رہے۔ ایکسو آٹھ بار روزانہ چالیس دن پڑھے روز اول اور روز
آخر سامان مذکورہ روبرو دھنے رکھے پہلا سامان وہی چالیس دن تک روز
لگائے اور اٹھا کر رکھ دے چراغ کڑوے تیل کا جلاوے بروز ختم
چلہ پھر نیا سامان لائے جب وہ آئے وہ سب چیزیں اسے دیکر اقرار
کرائے کہ جب بلاؤ گے آؤنگی۔ اور جو کام کہو گے کروں۔ مگر اسکو عورت
بنانے کی خواہش نہ ظاہر کرنا نہیں تو نقصان اٹھاؤ گے جب آپ روانہ
بھوگ دیتے رہیں گے اور بلائیں گے تیاگ بڑھ جائے گا اور وہ خود
چھیڑ چھاڑ کرے اور خواہش ظاہر کرے تو مضائقہ نہیں ہے بہت
ہوشیاری سے کام کرنا چاہیے۔

منتر یہ ہے

لکا صبر صبر آگنکا ٹھنکا گروتے یاد کیا گرو کا کاج کیا ہر دلسے لے
لچھیا بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

عمل پاؤں کھولنے کا

روزانہ ماش کے آٹے کا پتلہ بنا کر روبرو رکھے اور ایک ببول کے کانٹے

پر عمل پڑھ کر دم کرے اور اس پتلہ کے مقام فرج پر کانٹا گھسیڑ دے
اور تاریک جگہ یا قبر میں رکھے پہلی مرتبہ چالیس دن کرنے سے ہوگا پھر اگر
آپ آٹھویں روز جگاتے رہیں گے تو ایک ہی دن میں ہو جایا کرے گا
بروز منگل یا اتوار زوال ماہ میں عمل شروع کرے اور کوئی آدمی کو منتخب
کرے جب یالوں کھل جائے تین دن سے زیادہ نہ رکھے کانٹا نکال
لے ورنہ وہ آدمی ہلاک ہو جائے گا اور خون بیگناہ اپنی گردن پر ہوگا

منتر یہ ہے

چلو اٹھو قدم بڑھاؤ لڑکا نٹا کلیجے لگاؤ در جس مساۃ فلان
آہن پیر گراؤ بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (اکیسو آٹھ مرتبہ پڑھے)
یہ عمل مستری جی کے ایک دوست تھے وہ کرتے تھے ان کے پاس
بھی دو عمل تھے ان کا نام عظمت خاں تھا۔ ایک عمل حب کے لئے شیطان
کا کرتے تھے اور ایک عمل دریا میں کمر تک یا حوض میں یا تالاب میں بھی
کر سکتا ہے ورنہ وہ دریا ہی میں کرتے تھے۔ بربادی دشمن کے لئے
نہایت مجرب ثابت ہوا ہے ترکیب یہ ہے کہ بروز منگل ایک بجے دن
یا آٹھ بجے شب میں کمر بھر پانی میں کھڑے ہو کر ایکہزار بار پڑھے۔ اور
اسے کی جگہ دشمن اور ان کی ماں کا نام ملالے۔

منتر یہ ہے

دم دم درویشان دشمن ماں خاک پریشاں آسے فلاں بن فلاں کو
اپنی پڑے میری بھولے بحق لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

دوسرا عمل شیطان کا ہے

بروز نوچندی جمعرات گڑ اور چنے پر فاتحہ شیطان کا دیکر بچوں کو
بانٹ دے اور شام کو سوتے وقت بالکل برہنہ سوئے اوپر سے چاہے
چادر وغیرہ اوڑھ لے ورنہ پہنے نہ رہے اور یہ منتر اکیسو ایک مرتبہ چالیس
روز پڑھے کیسا ہی سنگدل ہو ورنہ چالیس دن میں لوہے کی کوٹھری سے
آجائے گی۔ یہ عظمت خاں کا مجرب قاعدہ ہے۔

منتر یہ ہے

عزازیل شیطان چل باندھ میری شکل پر بن شیطان فلانی کو
جلا میرے پاس ایسا جلا کہ آئے ہمارے پاس آ گر نہ آئے محمد ابیر
کی لات چھاتی پر کھائے تین طلاق تجھ پر سات طلاق تری بہن بھا نجا پر
اپنی ماں کی سیج پر چڑھے اپنی بہن کا ناڑا کھولے اگر میرا اتنا کام

نکر لاوے دوہائی حضرت علی کی دوہائی حضرت علی کی دوہائی حضرت علی کی۔

دیگر

یہ عمل ایک مسلماۃ نوروزی خانم ستری جی کے پاس آئیں تھیں وہ کرتیں تھیں دو عدد گلاب کے پھول آگے رکھکر پڑھا جاتا ہے چالیس روز میں پھول ناچنے لگتا ہے جب پھول ناچے کام ہوا۔ لوبان سلگتا رہے اور ایکسو آٹھ بار روزانہ پڑھتا رہے۔ بے شک ولاجواب منتر ہے کتنوں کو اس عمل کی برکت سے نوروزی خانم نے دیوانہ بنادیا اور سیکڑوں روپیہ منگا کر کھا گئیں۔ زندگی عیش سے بسر کرتی تھیں۔

منتر یہ ہے

ستر چلے پتر چلے چلے دنیا جہاں میرے باچے سے بیر چلے
موہے شکل جہاں موہے موہے میں تجھے پکاروں بیر موہلیا دور ٹ
آوے دیس بنگالہ انتر دہام بس میں کرے چاروں کام۔ دھر دھر آئی آسمان
بھوت چڑیل مری مسان انسان کی کون کہاوے چونسٹھ گوٹ کے دیو
مہوہ کے لاوے مولوی ملا حاجی رحمان جسکو کہوں مہو کے نہ لاوے (فلاں
بن فلاں کو موہ کے نہ لاوے) تجھے مارا خواجہ پیر کا پاوے بحق لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ۔

اب یہاں سے ہندوان لکھتا ہوں یہ بھی ستری جی کے ہندو شاگرد نے مصنف کے سامنے یہ عمل کیے ہیں جو بتدریج ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں یہ عمل ستری جی کے شاگرد نے جن کا نام پنڈت کشن دت تھا کیا تھا وہ بھی دو عدد گلاب کے پھول رکھکر عمل پڑھا کرتے تھے اور بخور دوب لوبان ملا کر دیتے تھے عمل پورا ہوتے پر پھول گھوم جاتا ہے۔ چالیس بار روز چالیس دن پڑھا جاتا ہے پڑھتے وقت نظر پھولوں پر رہتی ہے یہ اندراسن موہنی کہلاتی ہے اس کے عامل کی ہر شخص قدر منزلت کرتا ہے اور جسکو وہ چاہے وہ اس کے قابو میں آجاتا ہے۔ چراغ کڑوے تیل کا جلائے۔ منتر اندراسن یہ ہے۔

منتر

اندر اندراسن سے ڈوبی مہا دیو ہلی کیلاس ناری نر سے ہلی ہو ہا
آسمان دیکھت شکل بس میں کرے زمین آسمان آکاس کی مہون پری
پتال کے موہون بیر جل کے جل ہر مہون مہوان موکل بیر راجہ اندر کا
کھارا موہون رامچندر کے تیر اٹھ مہونی باجا چلی سانچا ہانکت چلے
بھوت بیر مہوے نہوے گھر سے لے آوے تین تلوک سات بھون
موہوا چونسٹھ کوٹ کے دیوتا بیر جسکون مہو کے نہ لاوے

(فلاں بن فلاں کو موہ کے نہ لاوے) تمکو قسم ہے دیو بیر کی تمکو قسم ہے
راجہ اندر کی پرمیشر کے رکت سے نہاوے جو میرا کام نکر لاوے۔
سب اندر اسن بھگت جھانا پاس لئے میرے دہرے چپت چپت برپھانا
میری سکت گرو کی بھگت بس کرن بس کرن کھاوے فری منتر موہ کے
(فلاں بن فلاں کو لاوے) لاوے اتنے پر جو میرا کام نہ کرے۔ تو
رانچند کا مارا پاوے۔

مستری جی کے شاگردوں میں سندر نامی ایک نوجوان عورت
تھی جسکے ہاتھ پر یہ موہن بیر بے مثل کام کرتا تھا۔ جسکو تاکا اسکو مارا
سیکڑوں کو پامال کرڈالا نہایت آرام سے زندگی بسر کرتی تھی پڑھنے
کے وقت اشنان کرکے ایک دھوتی الگ پڑھنے کے وقت کی
رکھی تھی اسے باندھ کر بناؤ کرکے سیندور اینگر عطر وغیرہ لگا کر پھول
خوشبودار سامنے بھی رکھتی تھی اور اکثر پھولوں کا زیور بھی پہنکر خود زیبا بن
جاتی تھی اور جاپ کرتے وقت لوبان سلگاتی تھی اور کڑوے تیل کا
چراغ جلاتی تھی۔ ایکسو آٹھ بار چالیس روز تک کرے پھر عمل قائم رہنے
کے لئے تھوڑا مقرر کرے جو روزانہ پڑھتا رہے تاکہ جب کام کرنا چاہے
ہو جائے۔

منتر موہن بیر یہ ہے

موہن موہن میں کہوں موہن میرا بیر موہن میرا ایسا چلے جیسے تیر کش

سے تیر پیر سے موہن کا گورا گھوڑا گوری زین اسپر سوار شاہ ملنگا پیر نہ
مدپٹی نہ پھپلی کھاوے اسی کوس کے دھاوے جاوے سوتی ہو (یا
سوتا ہو) جگا کے لاوے بیٹھی ہو (یا بیٹھا ہو) اٹھا کے لاوے روٹھی ہو
(یا روٹھا ہو) منا کے لاوے پچھے کی رانی محلوں کی شاہزادی کنویں
کی پنہاری جسے کہوں موہ کے نہ لاوے توری ہیں بھابجی پر تین
طلاق تین طلاق تین طلاق جسے کہوں موہ کے نہ لاوے شہنشاہ پیر کے
خون سے نہاوے ماں اپنی کا دودھ حرام کرے تجھے قسم ہے شہنشاہ
پیر کی۔

یہ منتر کنکانی کا ہے جسکو گنگا رام نے بمدد مستری جی طیار کیا تھا
اور جیسے وہ مستری جی سے لڑے اور ہلاک ہو گئے جیسے ان کے پاس
یہ کنکانی رہنے لگی۔ سنئے گنگا رام روز جو کا دیکر اشنان کرکے آدھی
دھوتی باندھکر آدھی اوڑھ کر جاپ کرتا تھا۔ طریقہ یہ ہے کہ چالیس
دن تو ایکسو آٹھ بار جاپ کرے اور بعد چالیس دن کے کچھ روزانہ مقرر
کرے وہ جاپ کرتا رہے بروقت جاپ کرنے کے کڑوے تیل
کا چراغ روشن کرے گوگل دھوپ گھی ملا کر اگیاری پر چھوڑتا رہے
اور ایک تھالی میں سرمہ مسی کنگھی عطر ہار پھول شراب سیندور اینگر
وغیرہ سب سامان رکھے پھول روز تازے رکھے کلیجی آٹھویں دن
دل کا ٹکڑا خون اگیاری پر ٹپکاوے۔ یہ طریقہ کنکانی کی جاپ
کا ہے۔

منتر کنکالی یہ ہے

کالی سرسوں پیلی رائی سات سے جوگنی مل تیل پرائی منڈوت بھیرؤ کو کر بلا دیا گھ بران ہو نکلے سنگھ بران ہو بیٹھے ہانک دیت چھاتی چھر بیٹھے سونے کا بلاؤ روپئے کا پاکھر منتر پڑھوں اڑھائی آن کھر اڑھائی آن کھر سرجن ہار چل کنکالی لے اٹھا ستر یہن آنا پہٹ سواہا جس کام کو کہوں نکر لاوے سہروں کے رکت سے نہاوے۔ کام لینے پر بکرا شراب دینا چاہئے۔

نٹن کسریا

یہ ایک زبردست جادوگرنی ہے ایک شخص نام بھگوان دین اسکو کرتا تھا مستری جی سے اسے مقابلہ پڑگیا مہینوں اسے لڑائی رہی آخر کار جب اسنے ہاری مان لی جب یہ نٹن کسریا مستری جی کے پاس آئی طریقہ اسکی جاپ کا یہ ہے کہ اکادسی کو برت رہے اور شام کو حتی المقدور پھل فروٹ وغیرہ پھول ہار عطر اور ایک کوری چلم گانجو کی بھر کر رکھے یہ سب سامان جو کا دیگر چوکے کے اندر رکھے اور ایک بوتل شراب اور عرق گلاب ملا کر رکھے اور اشنان کرکے آدھی دھوتی

باندھ کر آدھی اوڑھ کر اگیاری پر بیٹھے دھوپ گوگل لوبان شکر گھی پانچ چیزیں ملا کر اگیاری میں ڈالتا رہے۔ چراغ روغن خوشبودار یا کڑوے تیل ہی کا روشن کرکے ایکسو آٹھ بار جاپ کرے۔ جب پوجا سے فارغ ہو کھاپی کر سو رہے چالیس روز کرے تب کام کرسکتا ہے بعد ختم روزانہ تھوڑی تعداد میں جاپ کرتا رہے ہر اکادسی کو حتی المقدور بھوگ دیتا رہے چیز تیار رہے گی جب چاہے کام لے سکتا ہے۔

منتر یہ ہے

نٹن کسر بانٹ کر سدھائے ہاتھ لئے جادو کا کھپر آئے پورب باندھے جوگنی اور پچھم باندھے بیر کامرو کا کلوا باندھے ڈال گلے زنجیر بھینا سور کا بھینا باندھے نوت پیر کا اکھاڑا باندھے سات کاتری بہن کی باندھے بھری کچھری راجہ کی باندھے الٹی پنچایت باندھے جس کام کو کہوں میرا نکر لاوے سہوا کے رکت سے تجکو مارا جوگی جالندھر کا یا وے۔

طریقہ جاپ کنکالی دیگر

مستری جی کے گر بھائی شیو نندن بھگت تھے اکثر او قات آیا کرتے تھے وہ اس کنکالی کی جاپ اس طرح کرتے تھے کہ انھوں نے ایک درخت میں کنکالی کی مورت بنا رکھی تھی اسی کے سامنے اگیاری بھی بنائی تھی وہیں روزانہ جاپ کیا کرتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ بچا چا اگر اس کی جاپ کریں تو کیونکر کریں تب انھیں نے بیان کیا کہ یہ کنکالی

بڑی بیڈھب ہے لہذا اس کی جاپ عورت مرد دونوں کر سکتے ہیں۔
لیکن جگہ علیحدہ ہونی چاہیئے اور اگر مورتی نہ رکھے تو تصویر ہی اگیاری
کے سامنے ہو چراغ روشن کرکے تھالی میں بھوگ کا سامان ہو پھول
پھل شراب کباب سرمہ مسی سیندور انگر کپڑا وغیرہ حسب مقدور
جو ہو سکے روزانہ سامنے رکھے اور اشنان کر کے ایک دھوتی آدھی
باندھے اور آدھی اوڑھے اور پوجا پر بیٹھ جاوے اولاً ایک چلہ اکیس ہزار
بار پڑھے اور بعد چلہ چاہے کم پڑھے چاہے پورا پڑھے ہر کام میں کنکالی
جی مددگار رہیں گی اور جو چاہو کہو وہ کام پورن ہوگا۔ منتر یہ ہے۔

منتر

اے ای کالی کنکالی نو سے بھینسا کرے بیائی مری کھائے مرگھٹ
جائے نو سے دیو لا کرے باتی تب کنکالی کہلاتی مری سکت گرو کی
بھگت کا ہن سے نرملا بسے سمندر تیر بیٹی مہا بیٹی بہن چالیس دین کار
گھی کی کڑاہی مت کی دہار بنیا بیٹھا جات میں بہا کچھری موہوں کنوئیں
کی پنہاری موہون چرخہ کاتے رنڈی موہون موہے موہے دیکھ کے
ٹھنڈی ہوئی دہائی خواج مندین کی دہائی ظاہر دین کی دہائی سماوین
کی دہائی دہنتر بید کی دہائی گورا پاربتی جی کی دہائی مہا دیو کی دہائی
لونا چماری کی۔ کام لینے پر۔ بکرا یا کڑھائی دینا چاہیئے۔

دیگر

ایک شخص رام اوتار نام مستری جی کے شاگرد ہوئے مستری جی
نے انہیں کلوا کا منتر بتلایا وہ اسکی جاپ کرنے لگے منتر جب طیار
ہوگیا وہ اِدھر اُدھر تفریحاً جاتے تھے اتفاق سے ایک اگھوڑی
سے انسے ملاقات ہوگئی وہ نارسنگھ کی جاپ کرتا تھا۔ کچھ روز اسکے
پاس جاتے رہے اسنے رام اوتار سے نارسنگھ کی جاپ کرائی
کچھ عرصہ کے بعد وہ اگھوری مرگیا لیکن رام اوتار پاس دو چیزیں طیار
ہوگئیں ایک نارسنگھ اگھوری والا دوسرا کلوا مستری جی کا۔ یہاں ناظرین
کے لئے دونوں قاعدے تحریر کئے دیتا ہوں جسے جو ہو سکے وہ کرے
اس کا مزا دیکھے۔ طریقہ نارسنگھ کے کرنے کا یہ ہے۔
ایک بوتل میں شراب اور ایک کلیجی مسلم اور تیر و کمان مصنوعی اور
حلوا پکا کر چوکا دیکر چراغ کڑوے تیل کا روشن کر کے آگیاری پر صرف
لوگل چھوڑتا جاوے اور اشنان کر کے صفائی سے جاپ شروع کرے
جب اکیسو آٹھ بار جاپ کر چکے تب اگیاری پر کلیجی کا دل کا ٹکڑا خون
ٹپکا وے اور ذرا سی شراب اگیاری پر ٹپکا دے اور ذرا سا حلوا بھی
اگیاری میں چھوڑے جس روز شروع کرے اس روز یہ سب سامان پوجا
کا رکھے شراب بچی ہوئی اور تیر کمان روزانہ سامنے رکھے اور آٹھویں دن
منگل کو بھی طریقہ مذکورہ بالا کرے ختم چلہ پر بھی کرے عمل طیار ہوگیا اور

ختم چلہ پر ایک تیر پورب کو اور ایک اتر کو کمان سے پھینکے اب جب ضرورت ہو بھوگ دیکر کام لے۔ اِدھر تیر مارا۔ اُدھر کام ہوا۔ منتر نارسنگھ یہ ہے

منتر یہ ہے

کامرو سے چلا نارسنگھ آوگھٹ ایسا بیر جیسے ترکش کا تیر منھ میں پھنسے حلق میں جائے کاٹ کلیجا دشمن کا کھائے مرگھٹ بیٹھے تیرا کب نکلے دشمن کی کھاٹ اتنا کہا میرا کرلاوے مدھلوے کی بھینٹ پاوے اتنا کہا میرا نکرلاوے دھوبی کی ناند میں گلے چمار کی ناندمیں سڑے فری منتر اسک باچا باچا چھوڑ کباچا ہوئے کمبھی نرکھ میں پڑے گنگا جی میں گؤ پچھاڑے جو فلاں کام کرکے نہ لاوے۔

دوسرا طریقہ رام اوتار اس طرح کرتے تھے۔

چوکا دیکر چراغ کڑوے تیل کا جلا کر اشنان کرکے (اگر جاڑے میں اشنان نکر سکے تو کوئی حرج نہیں) ایک دھوتی باندھے اوڑھے اگیاری پر گوگل چھوڑتا رہے جاپ کرتا رہے سامنے شراب مچھلی کے کباب رکھے ہوں ایکسو آٹھ بار جاپ کرے جب کرچکے تب اگیاری پر شراب کباب تھوڑے تھوڑے ڈالے چالیس دن میں کلوا طیار ہوجائیگا بعد کو تھوڑی جاپ روزانہ کرتا رہے اور آٹھویں دن اتوار کو بھوگ دیتا رہے جبہر وقت طیار رہے گی

منتر یہ ہے

کالا کلوا کملا جٹا کلوا کھیلے چاروں آٹا بھاگے چھوٹے مرگھٹ جائے

پکم پاپی مچھلی کھائے وہ مچھلی کا بھوگ لگائے چلوری ڈنکنی سنکنی جو رنگ نشان باندھ کے حاضر کرو جو کچھ کام کہوں کلوا نکرے سری رامچند کی آگیا سے مارا پڑے۔

کالی کا جاپ

کیس اے وت بنگالی بڑے نامی آدمی تھے وہ مستری جی کا نام سنکران کے پاس ملنے آئے تھے چنانچہ جب دونوں احبابوں سے ملاقات ہوئی اور علمی تبادلہ خیالات ہوئے تو مستری جی نے نارسنگھ کا عمل بطور تحفہ یادگار بنگالی صاحب کو دیا انھیں نے اسے نہایت ذوق سے قبول کیا۔ اور ایک منتر کالی کا اپنے تجربہ کا مستری جی کو دیا دونوں چیزیں بے نظیر ہیں جو ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آفتاب و ماہتاب کامل ہیں غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر عمل کیا جائے تو اس کا لطف و شباب قابل دید ہوگا بنگالی صاحب نے جو جاپ کالی دی تھی وہ یہ ہے۔

طریقہ اسکے کرنیکا یہ ہے کہ ایک بکرا جو پہلا بچہ بکری کا ہوا سے لاکر بروقت جاپ قریب آگیاری کے باندھا جائے اور ایک تھالی میں پوجا کا سامان جس میں تیل خوشبودار عطر پھول سیندور اینگر گنگھی سرمہ مسی وغیرہ ہو ساتھ ہی اسکے شراب و کلیجی بھی ہونا ضرور ہے وہ تھالی روزانہ جاپ کے وقت سامنے رکھی جائے اسدن کلیجی لانا ہوگا اور باقی دہی سب سامان روزانہ اٹھا کر حفاظت سے رکھے اور بروقت جاپ تازے پھول رکھکر اشنان کرکے آدھی دھوتی باندھ کے آدھی اوڑھ کے گوگل اگیاری پر ڈالتا رہے اور جاپ

کرتا جائے ایک سو آٹھ بار جاپ چالیس روز کرنیسے۔ عامل ہو جاتا ہے عمل قائم رہنے کے لئے اکیس بار روزانہ جاپ کر لیا کرے آٹھویں دن یا مہینہ میں ایک بار بھوگ ضرور دے طریقہ یہ ہے کہ جب جاپ ختم کرے اگیاری پر خون، دل کا ٹکڑا ٹپکا دے اور شراب بھی تھوڑی ڈالدے۔ اور کام لینے پر بکرا بھوگ کرنا ہوگا۔ یہی طریقہ بنگالی صاحب کا ہے۔ اور منتر یہ ہے چراغ روشن کرکے جاپ کرے کالی کالی جگ کالی بھیجی جاوے چینی آوے ناتھ کے من بھاوے موہن مندر ایسی کرن ان تینوں کے ایک ہی نام بائیں ہاتھ کھڑک دھتے ہاتھ کھپر ماش کی ڈبی گوگل کے پاس تب سمرون تب کالی کھڑی مرے پاس میری سکت گرو کی بھگت چل کالی لے اٹھا ستر ہن ہن بھٹ سواہا۔ جس کام کو کہوں نہ کرلاوے بھیروں کے رکت سے نہاوے۔

دوسرا طریقہ نارسنگھ کرنیکا یہ ہے کہ قریب اگیاری کے ایک کیلہ کا کھمبہ لگاوے اور اس میں تصویر خیالی نارسنگھ کی بناوے یا مورتی یا تصویر بازار سے لاکر رکھے اور سامان پوجا کا جس میں تیر کمان بلم تلوار چاہے فرضی ہو مگر ہونا ضرور ہے اور شراب و کباب کلیجی کے رکھے سیندور کی ڈبیہ بھی ہو یہ سب سامان روزانہ ہونا چاہیئے اور کباب آٹھویں دن مقرر کرے پھول عطر چندن بھی رکھتے ہیں صاف ستھری جگہ اگیاری بنائے اور اشنان کرکے چراغ جلا کر اگیاری پر گوگل ڈالتا رہے جاپ کرتا جائے ایکسو آٹھ بار جاپ کرنا چاہیئے۔ چالیس دن میں عامل ہو جائے گا بعد روزانہ مختصر مقرر کرے جو جاپ کرتا رہے۔

منتر یہ ہے نارسنگھ کا

نروسے چلا نارسنگھ در کھمبہ در شمشیر جیسے ترکش کا تیر منھ میں بیٹھے حلق میں جائے کاٹ کلیجا دشمن کا کھائے جو اتنا کہا میر انکر لاوے دھوبی کی ناند میں لگے چمار کی ناند میں سڑے فری منترا سک باچا باچا چھور کبا چا ہوئے کمبھی نرکھ میں پڑے گنگا جی میں گو چبائے جو فلاں کام میرا نہ کرلاوے۔

بھیروں کا عمل

ایک شخص جمنا پاسی نام آکر مستری جی کا شاگرد ہوا۔ اسکو مستری جی نے بھیروں کا عمل بتلایا۔ جمنا جوان آدمی قوی و نڈر تھا اسنے مستری جی کی خدمت بھی خوب کی تب اس درجہ پر آیا کہ اس کا اسوقت میں نام ہو گیا تمام لوگ اسکی قوم کے دیگر آدمی سب جمنا کے پاس آتے تھے اور وہ کسی سے ترشروئی سے نہیں بولتا تھا نیک چلن بھی تھا اسنے یہ عمل اس طریقہ سے ادا کیا۔

طریقہ یہ ہے

کہ خاص طور سے اگیاری بنائے مثلاً گھڑا توڑ کر اس کا کھپر قائم کرے اور اس میں لکڑی وغیرہ جلادے جب آنچ دھواں نکل جائے تب اگیاری پر بیٹھے چراغ کردے تیل کا ڈیوٹ پر رکھے گوگل سلگاتا رہے شراب و مچھلی کے کباب کسی چیز میں اگیاری پاس رکھے اور جاپ شروع کرے ایکسو آٹھ بار جاپ روزانہ کرتا رہے۔ جب جاپ ختم کرے تب اگیاری پر تھوڑی

شراب اور تھوڑی مچھلی ڈالے باقی سامان اٹھا کے رکھ دے دوسرے دن سے جاپ
سامان اگیاری کے پاس رکھے آٹھویں دن مچھلی کے کباب بنائے اور
شراب کا بھوگ دے چالیس دن ہونے پر عامل ہو جاتا ہے پھر تھوڑا
اثر قائم رہنے کو پرستار ہے جب کام کی ضرورت ہو کام لے۔ کام لینے
پر بھوگ دینا ہوگا۔ منتر بھیروں یہ ہے۔

کالا بھیروں کالا بان ہاتھ کھپر لئے بھرے مسان مچھلی کا بھوجن
کرے سانچا بھیروں ہانکتا چلے کالا کا ڈلا جوتو نکا بیپاری ڈنگنی سنگنی
سوداگری چھاڈ سچنک ٹیک پچھاڑ سر کھلا منھ بلا نہیں تو مات کالکا کا
دودھ حرام سبد سانچا پنڈ کانچا چلو بھیروں ایسرو باچا مری سکت گرد کی
بھگت جس کام کو کھوں نکر لاوے مار اکالی سے پاوے مار اکالی سے
پاوے

مری ہوانی

یہ عمل مستری جی نے ایک برہمن کے لڑکے کو جس کا نام شیو پرشاد تھا
اسے کرایا تھا۔ طریقہ اسکے کرنے کا یہ ہے۔
کہ اشنان کر کے اگیاری پر آدھی دھوتی باندھ کر آدھی اوڑھ کر
بیٹھے اور تیر و کمان فرضی سامنے رکھے اور شراب و کلیجی تیل خوشبودار شیشی
میں عطر پھول سرمہ مسی سیندور اینگر کافور لونگ یہ سب سامان ایک تھال
میں رکھے اور گوگل اگیاری پر چھوڑتا رہے اور جاپ کرتا جائے۔ ایکسو آٹھ
بار جاپ چالیس روز کرنے سے سدھ ہو جاتا ہے جب ضرورت ہو کام
لے روزانہ کچھ مقرر کرلے وہ کرتا رہے آٹھویں دن بھوگ کا سامان ہونا

چاہئے۔ منتر مری بھوانی یہ ہے۔

منتر بھوانی

مری بھوانی استر دھیانی باون بیر با چھین کلوا چلے اگوانی جہاں
گرے مری کا بان کانپے دھرتی و آسمان چل چل مری فلاں کو لاؤ اٹھا اتنا
کہا میرا اگر لاوے پرمیشر کے رکت سے نہاوے جب میری مری بھیجی
کی کھاوے تھکو مالا انسو مان جی کا پاوے۔

بھیروں

یہ عمل شیو پرشاد کے باپ پنڈت کمار ناتھ کیا کرتے تھے جب شیو پرشاد
مستری جی پاس آئے تو انھوں نے کہا کہ یہ بھیروں جی کا جاپ کیا کرتے تھے
تو اگر آپ کہیں تو اسے بھی کر دوں تب مستری جی نے اس بھیروں کی جاپ اسطرح
کرائی کہ مرگھٹے کی مٹی منگا کر ایک مورتی بھیروں جی کی بنائی اور اسے ایک
چھوٹی چوکی پر اگیاری کے سامنے رکھا اور ایک تھالی میں چاول پکے ہوئے
اسپر دہی اور شکر ڈالکر وہ بھی اگیاری کے پاس رکھکر چراغ کڑوے تیل
کا ایک چھوٹے دیوٹ پر رکھا اور ایک مالا اور پھول شراب وغیرہ بھی
رکھی اور جاپ شروع کی ایکسو آٹھ بار جاپ روزانہ چالیس دن کرائی پھر
تو پرشاد شیو ہو گئے عجیب وغریب کام کرتے تھے مگر روزانہ مری بھیروں
کا پوجا پاٹ کیا کرتے تھے آٹھویں دن بھوگ دیتے تھے یہ طریقہ شیو پرشاد
کرتے رہے منتر بھیروں جی کا یہ ہے۔ منتر بھیروں جی
کالا بھیروں کملا جٹا بھیروں کھیلے مرگھٹہ بھری سبھا میں سمرون

تون سکی ڈیٹھہ باندھے موئے سد انوڑوں سرد ہنون دہی بھات کھلاوں
سبھا مار گھر آوں اتنا کہا میرا انکر لاوے مارا کالی سے سے پاوے کبھی
نرکھ میں پڑے گنگا جی میں گوبہ پچھاڑے جو اتنا کہا میرا انکر لاوے۔

نوٹ

اس کتاب میں جو جو لکھا گیا ہے معہ تفصیل دکھا دیا ہے کہ یہ فلاں
شخص کا تجربہ ہے شروع میں اقوال تپنگ شاہ سیاح لکھے ہیں اور
منتر وغیرہ بہ مستری نتھے رام کے ذریعہ سے جو معلوم ہو تحریر کیا۔ اب
آخر میں پھر تپنگ شاہ کا طریقہ لکھتا ہوں انھیں نے مصنف کو جادو
کے اصول بتلائے تھے ان اصولات کو مدنظر رکھتا ہوا ایک منتر
طیار کیا ہے اور ایک صاحب لشمبھر ناتھ نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے
جو تجربہ میں صحیح ثابت ہوا۔ اسلئے برائے ناظرین تحریر کئے دیتا ہوں

طریقہ یہ ہے

کہ جملہ قسم کے ہتھیار فرضی بنا کر سامنے رکھے اور شراب و کباب
خوشبویات پھول عطر و عنبر بھی ہونا چاہئیں اور میوہ مٹھائی یہ سب
سامان قریب آگیاری کے رکھے جائیں اور لنگوٹ باندھ کر چاہے اور
کپڑے بھی پہنے رہے مگر لنگوٹ ضرور باندھنا چاہئے لوبان دھوپ
گوگل ملا کر اگیاری میں ڈالتا رہے۔ اور جاپ کرتا رہے۔ ایکسو آٹھ بار
جاپ کرے روزانہ وہی سامان سامنے رکھے چراغ گڑ وے تیل کا جلائے
رات میں پڑھے چالیس روز میں عامل ہو جائے گا۔ بعد مختصر مقرر کرے

جو روزانہ پڑھتا رہے۔ منتر یہ ہے۔

منتر رستم یہ ہے

رستم بڑا بہادر جنگی جس سے کا دیو پلید شیر افراسیاب سوار
مردم جنگی چلنے ہیں دھرتی ہلتی چکر میں آسمان جسوقت لڑنے کو
نکلے۔ نکلے روح و جان اسفندیار روئیں تن کو مارا دم کے دم
میں ترکش سے تیر نکالا جس دم میں زال کا لڑکا سہراب کا باپ
جسکو کہوں اسکو لو چھاپ چل پکڑ کمر بند لے اٹھا پٹک پچھاڑ خنجر سے
کر سینہ فگار تجھے قسم ہے آگن دیوتا کی جسکو کہوں مار کے نہ آوے
مارا اگن دیوتا سے پاوے سیمرغ کو ذبح کرے زال کے خون سے
نہاوے جو فلانا کام میرا انکر لاوے جناب تپنگ شاہ صاحب
نے بڑی عنایت سے یہ اصول علم جادو سکھایا ہے اگر کوئی
صاحب سیکھنا چاہیں تو جب تک حیات باقی ہے جو آئے گا
سیکھ جائے گا۔ اور ایک عمل جو تپنگ شاہ صاحب نے قاسم
شاہ صاحب سے حاصل کیا تھا۔ وہ اپنی عنایت سے مرحمت
فرمایا۔ وہ عمل اگیا بتیال کا عمل کہلاتا ہے۔ برائے ناظرین وہ بھی
لکھے دیتا ہوں۔ طریقہ اسکے کرنے کا یہ ہے کہ ایک علیحدہ جگہ آگ
جلائے کہ اسے لو نکلتی رہے اسی آگ کے قریب اشنان

کر کے بیٹھے اور تھوڑی آگ بے دھوئیں کی اپنے آگے رکھے اور
گوگل چھوڑتا رہے۔ اور دوسرا طریقہ اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ
کھوپرہ مثل ڈلی کے گول اور مہین کترے اور اسپر مسور کا آٹا لگا کر
ایک سو ایک گولی بنائے اور وہ گولیاں لئے ہوئے دریا کنارے چلا جائے
اور آگ روشن کرکے اوپر گوگل ڈالتا رہے اور ہر گولی پر دم کر کے
دریا میں ڈالے یا ہر اک گولی پر دم کرتا جائے جب ایک سو ایک
مرتبہ پڑھکر دم کر چکے جب سب اکٹھا دریا میں ڈالکر چلا آئے مگر اشنان
کر کے جاپ کرنا شروع کرے چالیس روز جاپ کرنے سے عامل
ہو جائے گا۔ دو طریقہ جاپ کرنے کے لکھے ہیں ایک جلانی دوسرا
جمانی گولی دونوں طریقوں میں بنانا ہوگی اس میں آگ میں ڈالنا
ہوگی غرض جو ہو سکے اس طریقہ سے کرے جب عامل ہو جائے
تو حسب ضرورت جس طرف چاہے پڑھ کر پھونکے آگ لگ
جائے گی اور جب وہی چاہے تو بجھ سکتی ہے طریقہ آگ بجھانے کا
یہ ہے کہ ایک چلو پانی اسی سمت پھینکے نام دشمن کا لے آگ
بجھ جائے گی۔

بھوگ اگیا بیتال پانچ جانور ہیں چیل کوا مرغ مچھلی بکری۔
اور شراب کام لینے پر دینا ہوگی۔ اور ایک بھوگ چالیسویں دن
جب عمل پورا ہووے اور شروع میں شیرینی پر فاتحہ قاسم شاہ
اور پتنگ شاہ کا دیگ شروع کرے اور مٹھائی نیک آدمیوں کو

بانٹ دے۔

منتر یہ ہے اگیا بیتال کا

آگ باروں آگ باروں باروں آگن دھارا تیتینس کوٹ ہوا
باروں ہنومان رکھوارا بھما دیس گر کا ٹاپو ٹاپو اوپر بجر سلا
بجر ڈجوگنی کا پوتر اگیا بیتال کی چوکی ہے ری منتر بھگت
گرو کی سکت پھورو منتر صابری الیسری بابا آدھ سیری
گورو کا سبد ھے سانچا۔

بروز منگل آٹھ بجے رات کو شروع کرے۔ اور روزانہ
۸ بجے شب میں چالیس روز پڑھے عامل ہو جائے گا اور اگر
تین چلہ متواتر پڑھے تو جدھر منتر پڑھ کر پھونکے کوس بھر آگ
لگ جاوے مگر اختیار اس بات کا کہ چاہے ایک آدمی کو پھونک
دے چاہے کسی جانور کو پھونک دے۔ چاہے ایک مکان
کو پھونک دے چاہے ایک بستی کو پھونک دے
چاہے جنگل کو پھونک دے۔ اور اگر فوراً اچھا کرنا چاہے تو
یہی منتر پڑھ کر پانی پر دم کرکے وہی پانی ادھر پھینکے آگ
بجھ جائے گی۔ آدمی کو نہلا دو یا پانی چھڑک دو اچھا

کر کے بیٹھے اور تھوڑی آگ بے دھوئیں کی اپنے آگے رکھے اور
گوگل چھوڑتا رہے۔ اور دوسرا طریقہ اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ
کھوپرہ مثل ڈلی کے گول، اور مہین کترے اور اسپر مسور کا آٹا لگا کر
ایک سو ایک گولی بنائے اور وہ گولیاں لئے ہوئے دریا کنارے چلا جائے
اور آگ روشن کر کے اوپر گوگل ڈالتا رہے اور ہر گولی پر دم کر کے
دریا میں ڈالے یا ہر اک گولی پر دم کرتا جائے جب ایک سو ایک
مرتبہ پڑھ کر دم کر چکے جب سب اکٹھا دریا میں ڈالکر چلا آئے مگر اشنان
کر کے جاپ کرنا شروع کرے چالیس روز جاپ کرنے سے عامل
ہو جائے گا۔ دو طریقہ جاپ کرنے کے لکھے ہیں ایک جلانی دوسرا
جمانی گولی دونوں طریقوں میں بنانا ہوگی اس میں آگ میں ڈالنا
ہوگی غرض جو ہو سکے اس طریقہ سے کرے جب عامل ہو جائے
تو حسب ضرورت جس طرف چاہے پڑھ کر پھونکے آگ لگ
جائے گی اور جب وہی چاہے تو بجھ سکتی ہے طریقہ آگ بجھانے کا
یہ ہے کہ ایک چلو پانی اسی سمت پھینکے نام دشمن کا لے آگ
بجھ جائے گی۔

بھوگ اگیا بیتال پانچ جانور ہیں جیل کوا مرغ مچھلی بکری۔
اور شراب کام لینے پر دینا ہوگی۔ اور ایک بھوگ چالیسویں دن
جب عمل پورا ہووے اور شروع میں شیرینی پر فاتحہ قاسم شاہ
اور بتنگ شاہ کا دیگر شروع کرے اور مٹھائی نیک آدمیوں کو

بانٹ دے۔

منتر یہ ہے اگیا بیتال کا

آگ باروں آگ باروں باروں آگن دھارا تیتینس کوٹ ہوا
باروں ہنومان رکھوارا بھما دیس گرکا ٹاپو ٹاپو اوپر بجر سلا
بجر ڈجو گنی کا پوتر اگیا بیتال کی چوکی ہے ری منتر بھگت
گرو کی سکت پھورو منتر صابری الیسری باپا آدھ سیری
گورو کا سبدھے سانچا۔

بروز منگل آٹھ بجے رات کو شروع کرے۔ اور روزانہ
۸ بجے شب میں چالیس روز پڑھے عامل ہو جائے گا اور اگر
تین چلہ متواتر پڑھے تو جدھر منتر پڑھ کر پھونکے کوس بھر آگ
لگ جاوے مگر اختیار اس بات کا کہ چاہے ایک آدمی کو پھونک
دے چاہے کسی جانور کو پھونک دے۔ چاہے ایک مکان
کو پھونک دے چاہے ایک بستی کو پھونک دے
چاہے جنگل کو پھونک دے۔ اور اگر فوراً اچھا کرنا چاہے تو
یہی منتر پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہی پانی اُدھر پھینکے آگ
بجھ جائے گی۔ آدمی کو نہلا دو یا پانی چھڑک دو اچھا

ہو جائے گا۔ اس عمل کی تعریف بھی قاسم شاہ صاحب فرماتے
ہیں۔ فقط والسلام

خاتمہ

الحمد للہ یہ کتاب لاجواب علم جادو میں انتخاب ہے موسوم
بہ جادوئے فرعونیہ ہے جس کا ہر ہر پہلو بے مثل و کمیاب ہے
برسوں کا ذخیرہ کتنوں کی کمائی انمول موتی ہیں ہدیہ ناظرین ہے
جسکو اس پر یقین ہو وہ عمل کر کے مزہ چکھے اور جس کو یقین نہو
وہ نہ کرے کوئی عمل امتحاناً نہ کرے اگر ذوق شوق ہو کرے مصنف
کسی سے مناظرہ نہیں چاہتا۔ مصنف نے جو دیکھا اور کیا وہ تحریر
کر دیا۔ اب سامعین کو اختیار ہے۔ مصنف کی اور بھی تصنیفات
ہیں علم سیمیا و علم کیمیا ہیں۔